بیڑا پار

دم مدار

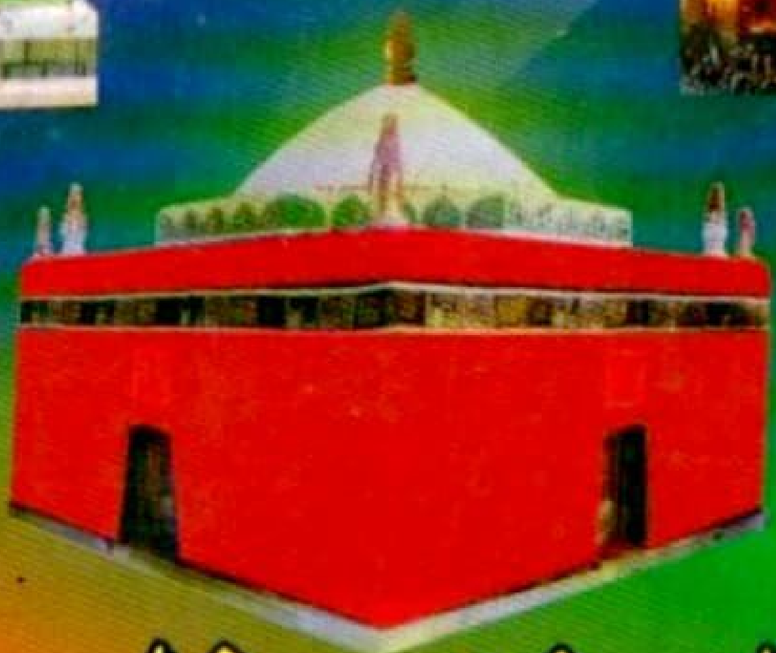

شانِ زندہ شاہ مدار

مؤلف

پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب مداریت علامہ و مولانا

حضرت سید محمد آفتاب عادل جعفری مداری

سجادہ نشین آستانہ قطب المدار مکن پور شریف کانپور نگر

ناشر انظار احمد مداری (آگرہ) یوپی۔

This Pdf Download Form Madaarimedia.com

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ زندہ شاہ مدار

مؤلف

آفتاب مداریت پیر طریقت حضرت
مولانا سید آفتاب عادل
جعفری المداری دارالنور مکن پور شریف
(M) 09897959808

This Pdf Download from Madaarimedia.com

ناشر
(انظار احمد مداری آگرہ)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : شانِ زندہ شاہ مدار
مؤلف : مولانا سید آفتاب عالم جعفری مداری مکن پور شریف
صفحات : 108
تعداد : ایک ہزار
طباعت : المدار آفسیٹ، کانپور
ناشر : انظار احمد مداری آگرہ
سن اشاعت : ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء
قیمت : Rs. 50/-

کتاب ملنے کے پتے

مدار بک ڈپو مکن پور شریف	مدار بک سیلر، مکن پور
ضمیر جنرل اسٹور، مکن پور	تحسین بک سیلر، مکن پور

نمبر	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	اظہار تشکر	5
2	پیغام محبت	7
3	تقدیم	9
4	المدار زندہ شاہ مدار	14
5	القاب	14
6	شانِ ولادت شریف	14
7	شانِ نسب	15
8	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کا نسب آبائی	15
9	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کا نسب مادری	16
10	شانِ سلسلہ طریقت	16
11	سلسلہ طریقت سیدنا مدار پاک	16
12	صدیقیہ مداریہ اوّل	17
13	صدیقیہ مداریہ ثانی	17
14	حسینیہ مداریہ	18
15	احمد بن مسروق متوفی ۲۹۹ھ کو اجازت	23
16	احمد بن مسروق کی قطبیت کا اعلان	23
17	شانِ آمدِ ہند	25
18	شانِ صمدیت	26
19	شانِ تبلیغ دین	29
20	حضرت سیدنا قطب المدار کا دوسرا سفرِ حج	31
21	اجتماع اولیاء کرام	32
22	شانِ نگاہ رحمت	34
23	تیسرا سفرِ حج	38
24	رسول پاک کا حکم سرزمین ہندوستان کیلئے	38
25	شانِ ظہور کرامات	39
26	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار سرزمین میوات میں	40
27	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کالپی میں	41
28	قاضی شہاب الدین ملک العلماء پر فیضانِ مدار	41
29	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کنتور میں	43
30	حضرت سیدی قطب المدار گھاٹم پور میں	43
31	شانِ ملاقات خواجہ غریب نواز	43
32	سرکار سیدنا قطب المدار کے چہرے پر سات نقاب	44
33	شانِ طبقات مداریہ	45
34	گروہِ خادمان (سجادگان)	46
35	گروہِ دیوانگان	46
36	گروہِ عاشقان	46
37	گروہِ طالبان	46
38	سلسلۂ عالیہ مداریہ	47
39	دنیا میں سات اویس ہوئے ہیں	47
40	حضرت سیدنا شاہ مدار لکھنؤ میں	47
41	سرکار سیدنا قطب المدار کی دعا کی برکت سے انسان کی کھوپڑی میں جان پیدا ہوئی	49

نمبر	فہرست مذامین	صفحہ نمبر
42	چوتھے سفرِ حج میں سرکار مدار پاک کی دعا کی برکت سے بی بی نصیبہ کی گود بھری	50
43	اور جمال الدین زندہ ہو گئے	53
44	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار اویسی بھی ہیں	54
45	سرکار سیدنا مدار العالمین سے سید اجمل کا بیعت ہونا	54
46	سرکار سیدنا قطب المدار جونپور میں	55
47	شانِ قطبیت قطب المدار کا مرتبہ	56
48	حضرت سید قطب المدار سرزمین ایران میں	60
49	حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار سرزمین کابل میں	62
50	حضرت مولانا فرید احمد عباسی تحریر فرماتے ہیں	67
51	حضرت سرکار سیدنا قطب المدار کی دعا اور ساحروں کا قبول اسلام	68
52	حضرت سید قطب المدار سے شیخ محمد لاہوری کا فیضیاب ہونا	69
53	شجرہ مداریہ سے فیضیاب مرید و خلیفہ	70
54	سیدنا زندہ شاہ مدار کے اشادات و تعلیمات	78
55	سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کی وصیت	79
56	حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغونؒ	80
57	حضرت خواجہ سید ابو تراب فصورؒ	81
58	حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفورؒ	83
59	حضرت چلے مدار	84
60	اسماء مبارکہ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؒ	91
61	حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کی دعا سے دریائے ایسن جاری ہوا	92
62	سرکار سیدنا قطب المدار اور تبلیغ اسلام	93
63	حضرت سیدنا قطب المدار کا آخری خطاب وقت وصال	95
64	مستقل قیام گاہ مکن پور شریف	97
65	منقبت شریف	98
66	سلام	99
67	سلام بحضور سیدنا قطب المدار	01
68	منقبت شریف حضرت علامہ سید معزز حسینؒ ادیب	03
69	شجرہ	04

اظہار تشکر

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جس نے انبیاء و مرسلین اور اولیاء کرام کو دنیا کی اصلاح کے لئے پیدا فرمایا اور اس کے محبوب سید المرسلین جانِ عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ان گنت درود و سلام۔ یہ کائنات ارض و افلاک اللہ رب العزت نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بنائے ہیں پروردگار عالم نے جن و انسان کو صرف عبادت کیلئے تخلیق کیا ہے اور انسانوں کی رہنمائی کیلئے ہر زمانے میں اور دنیا کے ہر خطے میں اپنے نبی پیغمبر بھیجے جنہوں نے نور و ظلمات کی راہوں کو تا حد بصیرت دکھایا پر پیچ راہوں کے نشیب و فراز بتلائے۔ یہی وجہ تھی کہ نبی کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعۃ الوداع کے دن مسلمانوں کو گواہ بنا کر فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ میں نے دین حق پورا پورا جس طرح مجھے ملا تم تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد نورِ حق خلفاء راشدین نے پیغام نبوت کو آگے بڑھایا۔ اللہ رب العزت نے ہمارے نبی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیج کر ہم پر احسان عظیم کیا اور آپ کے وسیلے سے ہمیں دین اسلام اور قرآن حکیم جیسی دولت سے نوازا گیا۔

ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جہاں نبوت و رسالت

اختتام کو پہنچی تو وہیں سے مومنین کی رشد وہدایت کے لئے خلفاء راشدین اولیاء کرام کا سلسلہ ظہور میں لایا گیا۔ ولایت کا سرچشمہ صحابیٔ رسول خلیفہ چہارم مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں اسی سرچشمہ ولایت سے جہاں غوث، قطب، ابدال، اور اولیاء کاملین دنیا میں رونما ہوکر ہمارے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی تبلیغی مشن کو جاری رکھا انشاء اللہ یہ مشن تا قیامت وقائم ودائم رہے گا۔

اور اب انہیں اولیاء کرام میں ایک درخشاں نامِ نامی حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ جنہوں نے تبلیغ اسلام کی وہ خدمات کی ہیں جس کی کوئی نظیر نہیں روحانی عظمت کے وہ پرچم لہرائے جس سے سیکڑوں لوگوں نے فیض پایا۔ حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار اس دنیائے فانی میں ۲۴۲ھ میں تشریف لائے اور اس جہاں سے آپ نے ۸۳۸ھ میں پردہ فرمایا اس طرح آپ کی کل عمر شریف ۵۹۶ سال ہوئی اور آپ کا عرس شریف ہر سال ۱۷ جمادی الاولیٰ کو منایا جاتا ہے۔

آفتاب مداریت

★★★

پیغام محبت

رئیس القلم حضرت مولانا حافظ سید ازبر علی صاحب قبلہ جعفری مداری

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد!

بہت دن پہلے کی بات ہے عزیز موصوف گرامی آفتاب مداریت حضرت علامہ مولانا سید آفتاب عادل صاحب قبلہ نے بتایا تھا کہ ایک کتاب بنام ''شانِ زندہ شاہ مدار'' لکھ رہا ہوں۔ آپ کچھ تبصرہ کر دینا آج بذریعہ موبائل معلوم ہوا کہ کتاب کمپوزنگ کے لئے گئی تو قلم اٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں۔

دنیا کو ملا دین کا پیغام اسی در سے

یہ وہ عالی مرتبہ خانقاہ ہے جس کی گوہر افشانی سے دنیا کا ذرہ ذرہ منور ہے تابناک ہے۔ اس مقدس ہستی پر کچھ لکھنا کچھ بیان کرنا آسان نہیں ہے لکھنے والوں نے لکھا حسب استطاعت لیکن قلم ٹوٹ گئے قوت کی زبانیں دنگ رہ گئیں علم دم توڑ گیا تحقیق فنا ہوگئی۔

اولیائی تحت قبای لایعرفهم غیری

کے بموجب عظیم الشان ہستی رونق بزم جہاں ہوئی تو بڑے بڑے اولیاء صف اول میں اس امام ولایت کو خراج عقیدت پیش کرنے لگے جہاں یہ بینات وہاں قلم کی کیا بساط۔

عدیم الفرصتی نے دامن کو نہ چھوڑا کتاب کو نگاہ سے نہ دیکھا امید قوی ہے کہ مولانا موصوف پیر طریقت حضرت علامہ سید آفتاب عادل صاحب نے شرح وبسط کے ساتھ کتاب کو مرتب کیا ہوگا مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو بین المسلمین شہرت عطا فرمائے۔ وابستگان سلسلہ مداریہ کو اکتساب فیض کرنے کا مزید سلیقہ عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

سید ازبر علی، مداری

★★★

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تقدیم

از حضرت مولانا مفتی سید نثار حسین صاحب قبلہ جعفری مداری

قطب وحدت سید السادات فرد الافراد آلِ رسول حامل مقام صمدیت حضرت سرکار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل کتاب شانِ زندہ شاہ مدار آپ کے سامنے ہے، جس میں سرکار کے حالات آسان اردو زبان میں خوب اچھی طرح بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ایسے عظیم الشان اللہ رب العزت کے ولی کا تذکرہ ہے جس کے متعلق عارفین اصحاب علم وقلم اورارباب دانش جس کی تعریف میں بزبان صوفی اجل شہزادہ حضرت دارا شکوہ قادری علیہ الرحمہ اس طرح رطب اللسان ہیں۔

''حضرت زندہ شاہ مدار کا درجہ اور مرتبہ بہت بلند ہے جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا ہے''۔

(سفینۃ الاولیاء اردو ص ۲۳۶)

طبرانی اور ابن ماجہ میں اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یارسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رأوا ذکر اللہ۔

کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تم میں سے بہتر لوگوں کے بارے میں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے۔

حضرت سید بدیع الد قطب المدار اس حدیث کے سچے مصداق تھے جو آپ کو دیکھتا، حیرت زدہ ہو جاتا تھا آپ کا چہرۂ مقدس دیکھ کر ہی جام توحید پی کر کلمہ پڑھ لیتا اور مسلمان ہو جاتا تھا۔ چہرۂ مقدس اس قدر تاباں اور روشن کیوں نہ ہو ایک تو فضیلت یہ کہ رسول گرامی وقار نے عالم مثال میں اپنا دست نورانی جس کے چہرۂ پر جمال پر پھیر دیا ہو اور اس کی رگوں میں حضرت امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کا خون ہو جو وارثِ اہل بیت رسول ہو جس کے خاندان کی فضیلت قرآن میں رب تعالیٰ بیان فرمائے جس کی منقبت میں قرآن کا نزول ہو۔ ارشاد ربّ کائنات ہے:

شانِ زندہ شاہ مدار

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

(سورہ شوریٰ آیت ۲۳ / القرآن)

آپ فرما دیجئے دعوت و تبلیغ کے بدلہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں سوائے اس کے کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔

حضور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان النجوم امان لاھل الارض من الغرق واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفتھا قبیلۃ اختلفو فصاروا حزب ابلیس۔ (خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۶)

بے شک ستارے اہل زمین کیلئے امان ہیں غرق ہونے سے اور میرے اہل بیت امان ہیں میری امت کے لئے اختلاف سے تو جو قبیلہ ان سے مخالفت کرے گا وہ ہو جائے گا ابلیس کی جماعت۔

سرکار قطب وحدت سید بدیع الدین قطب المدار حسنی، حسینی سید ہیں آپ اپنا حسب ونسب خود اس طرح بیان فرماتے ہیں:

انا حلبی بدیع الدین اسمی بامی وابی حسنی حسینی وجدّی مصطفی سلطان دارین محمد واحمد ومحمود کونین۔

(الکواکب الدراریہ)

میں حلب کا رہنے والا ہوں میرا نام بدیع الدین ہے ماں کی طرف سے حسنی اور باپ کی طرف سے حسینی ہوں میرے نانا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم ہیں جن کی تعریف دونوں جہان میں کی جاتی ہے۔

یہ ایسے عظیم بزرگ کا تذکرہ ہے جن کی نسبت کا عالم یہ ہے کہ اگر سلوک وطریقت کی دوسری خانقاہوں سے منسلک بزرگوں کی کتاب زندگی کا مطالعہ کریں تو بالواسطہ ان بزرگوں کے سلسلہ میں بھی حضرت قطب المدار کی نسبت ضرور ملے گی۔ زیرِ نظر کتاب اسی بارگاہ ذیشان کے تذکرہ سے مالا مال ہے خدا تعالیٰ قبول عام عطا فرمائے۔

سید نثار حسین نادر مصباحی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قارئین حضرات! میں نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے حوالے سے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور تمام کتابیں اپنی اپنی جگہ تاریخ کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں لیکن جب میں نے کتاب ہٰذا ''شانِ زندہ شاہ مدار'' کا مطالعہ کیا تو اس کتاب میں مجھے مزید بہت سی ایسی باتیں نظر آئی ہیں جو مؤلف موصوف نے بالدلیل تحریر فرمایا مؤلف پیر طریقت حضرت علامہ مولانا آفتابِ مداریت سید آفتاب عادل صاحب نے بڑی محنتوں اور کاوشوں سے جمل معرکۃ الآرا کو منتخب کیا اور اس کتاب کا نام ''شانِ زندہ شاہ مدار'' رکھا اس کتاب میں بڑی دیانت داری، ایمانداری سے کام لیا گیا ہے۔

بارگاہ الٰہی میں ملتجی ہوں کہ آفتابِ مداریت حضرت مولانا سید آفتاب عادل ری مداری کو سلسلۂ عالیہ مداریہ پر خصوصاً حضور سیدنا بدیع الدین احمد زندہ شاہ کے احوال واطوار سیرت مراتب پر قلم طراز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دارالعالمین میں اس کتاب کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین

لی ہے کیسی خونِ رسالت کی دلکشی — یہ فاطمہ کے پھول کی کلیوں سے پوچھئے
یہ حاسدینِ جہاں کیا بتائیں گے — رتبہ میرے مدار کا دلیوں سے پوچھئے

الحاج حضرت مولانا سید نور الآشکار راقم بدیعی مداری، مکن پور شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار

آپ کا اسم مبارک

سید بدیع الدین احمد ہے۔ اور آپ کا مرتبہ قطب المدار ہے۔

القاب

زندہ شاہ مدار۔ قطب الاقطاب۔ قطب ارشاد۔ زندہ ولی۔ مدارِ عالم۔ عبداللہ۔ زندانِ صوف۔ بدیع العجائب۔ ماہر شریعت وطریقت۔ کاشفِ حقیقت۔ قدوۃ السالکین۔ مدار العالمین۔ عاشق حقانی۔ واصل جاودانی۔ آپ کے القاب ہیں۔

شانِ ولادت شریف

آپ کی ولادت شہر حلب ملک شام بروز دوشنبہ یکم شوال ۲۴۲ھ کو صبح صادق کے وقت ہوئی۔

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار کی جب ولادت ہوئی تو آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوئے پھر سجدہ سے سر

اٹھا کر کلمۂ شہادت پڑھا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ یعنی آپ نے پیدا ہوتے ہی اللہ پاک کی وحدانیت کا وسرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا زبانِ حال سے اقرار کیا اور گواہی دی۔ آپ کے والد محترم کا نام قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی ہے جو اپنے وقت کے ولی کامل ہوئے ہیں۔

آپ کی والدہ محترمہ کا نام بی بی فاطمہ ثانیہ ہے۔ آپ بھی ولیہ کاملہ ہوئی ہیں۔

شانِ نسب

حضور سیدنا مدار العالمین کا نسب: والد محترم سے نواسۂ رسول حضرت سیدامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت سیدنا مدار العالمین کا نسب نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اللہ پاک کا یہ خاص کرم ہے کہ سرکار سیدنا مدار العالمین خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور جو خاندانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق نسبی رکھتا ہو تو اس کی فضیلت ہر شخص پر عیاں ہے۔

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کا نسب آبائی

حضرت سید بدیع الدین احمد ابن سید علی حلبی ابن سید بہاء الدین ابن سید ظہیر الدین احمد ابن سید اسمٰعیل ثانی ابن سید محمد ابن اسمٰعیل ابن

امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کا نسب مادری

والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ ثانی بنت سید عبداللہ ابن سید محمد زاہد ابن سید عابد ابن سید صالح ابن سید ابو یوسف ابن سید ابوالقاسم محمد ملقب بہ نفس ذکیہ ابن سید عبداللہ محض ابن سید حسن مثنیٰ ابن سید امام حسن ابن سیدنا امیر المؤمنین شیر خدا ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

شانِ سلسلۂ طریقت

سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار بایزید بسطامی عرف طیفور شامی کے مرید ہیں۔ آپ کا سلسلۂ طریقت اور باطنی نسبت درازیٔ عمر کے سبب سے پانچ اور چھ واسطوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے۔
چنانچہ سلاسلِ طریقت حسب ذیل ہیں۔

سلسلۂ طریقت سیدنا مدارِ پاک

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۲) حضرت امیر المومنین شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۴) حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۵) حضرت بایزید بسطامی طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۶) حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صدیقیہ مداریہ اوّل

(۱) حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۳) حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۴) حضرت سیدنا قاسم ابن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۵) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۶) حضرت سیدنا بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۷) حضرت سیدنا بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صدیقیہ مداریہ ثانی

(۱) حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۳) حضرت عبداللہ علمبردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(۴) حضرت یمین الدین شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) عین الدین شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) سرکار سیدنا بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حسینیہ مداریہ

(۱) حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) امیر المومنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضور سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴) حضور سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) حضور سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) سلطان العارفین حضرت سیدنا بایزید بسطامی

(۸) حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدارؒ

حضرت سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کی والدہ محترمہ سیدہ بی بی فاطمہ فرماتی ہیں کہ جب آپ بطن میں تھے اس وقت میرے یہاں ایک بکری تھی اس نے دودھ دینا بند کر دیا تھا جب آپ کی ولادت ہوئی تو وہ بکری بہت زیادہ دودھ دینے لگی کہ کبھی اتنا دودھ نہ دیا تھا۔

شانِ تربیت:۔ سرکار سیدنا قطب المدار شاہ مدار کی عمر شریف چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو آپ کے والد محترم قاضی قدوۃ الدین

علی حلبی نے آپ کی بسم اللہ خوانی کے بعد آپ کو حضرت مولانا سدید الدین حذیفہ شامی کے سپرد فرما دیا۔ آپ کی پڑھائی حضرت مولانا سدید الدین حذیفہ شامی کے پاس شروع ہوئی۔

سرکار سیدنا قطب المدار نے بہت جلد قرآن پاک کو مکمل فرمایا اور بارہ سال کی عمر شریف میں آپ نے مختلف علوم میں کامیابی حاصل فرمائی۔ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے پھر تفسیر، حدیث، فقہ کی تعلیم کو مکمل فرمایا اور آپ محدث مشہور ہو گئے۔ ۱۴ سال کی عمر شریف میں سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کا شمار اکابر علماء میں ہوا۔ آپ نے وقت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے علوم انبیاء میں سے علم سیمیا، علم کیمیا، ہیمیا اور ریمیا میں بھی کمال حاصل فرمایا۔

سرکار سید قطب المدار زندہ شاہ مدار چاروں آسمانی کتابوں کے حافظ عالم تھے۔ چودہ سال کی عمر مبارک میں آپ نے اپنے والد محترم قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر سلسلۂ جعفریہ میں بیعت حاصل کی اور آپ نے اپنے والدین سے اجازت لی اور حج بیت اللہ شریف کے لئے گھر سے روانہ ہوئے، تبلیغ دین متین فرماتے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت اور اس کی اہمیت، روزہ کے فضائل، حج و زیارت کی فضیلت اور زکوٰۃ کی برکت سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے ۷۲۵ھ ماہ صفر میں آپ رواں دواں تھے کہ راستہ میں

حضرت شیخ عبدالوہاب سے ملاقات ہوئی وہ آپ کے رفیق سفر ہوئے اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی دعوت دیتے ہوئے اور شرک و بدعت سے دور رہنے کی نصیحت فرماتے ہوئے ایک غار کے قریب پہنچے اوراس میں عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوگئے۔ ابھی آپ اس غار میں مصروف عبادت ہی تھے کہ اشارۂ غیبی ہوا بدیع الدین بیت المقدس پہنچو۔ (مفتاح التواریخ و نجم الہدیٰ)

سرکار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ ذیقعدہ ۲۵۹ھ کو صحن بیت المقدس میں حضرت شیخ طیفور شامی بایزید بسطامی سے بھی بیعت ہوئے اور خلافت واجازت پائی جیسا کہ کتب مستندہ، معتمدہ سے ظاہر ہے۔

نجم الہدیٰ میں ہے کہ سید بدیع الدین قطب المدار کو دیکھ کر سلطان العارفین حضرت سیدنا سرکار سلطان العارفین نے فرمایا آؤ بدیع الدین سرکار طیفور شامی نے نہایت خلوص ومحبت کے ساتھ آپ کی پیشانی اور آنکھون کو بوسہ دیا اور فرمایا میں نے تقریباً اٹھارہ برس پہلے یہاں ایک نور کا ستون دیکھا تھا تمہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ وہ نور کا ستون تم ہی ہو۔ (سفرنامہ زندہ شاہ مدار)

یہ فرمان ایسے عظیم الشان ولی کا ہے جس کا فرمان ہے

''کہ اللہ نے وہ مقام مجھ کو عطا کیا کہ کل کائنات کو اپنی انگلیوں

سے دیکھتا ہوں''۔ (تذکرۂ مشائخ عظام صفحہ ۱۲۹)

الغرض دورانِ سفر باشارۂ غیبی مسجد اقصیٰ پہنچے مسجد اقصیٰ میں بایزید بسطامی طیفور شامی سے ملاقات ہوئی اور ۲۵۹ھ کو حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی کے دستِ مبارک پر سلسلۂ طیفوریہ میں بیعت حاصل ہوئی۔ پھر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار اپنے پیر و مرشد بایزید بسطامی عرف طیفور شامی سے اجازت لیکر حج بیت اللہ شریف کے لئے مکہ پہنچے فرائض حج وارکان ادا فرمائے۔ کچھ دن آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپ مدینہ پاک روانہ ہوگئے۔ مدینہ شریف پہنچ کر آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پاک سے سرکار زندہ شاہ مدار نے اپنی آنکھوں کو ملا۔ اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار انور کی زیارت سے شرف حاصل فرمایا۔ اورشب میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمالِ نور کی زیارت سے مشرف فرمادیا۔ اور روحانی تعلیم کیلئے آپ کو امیر المومنین حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد فرمادیا۔

حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے آپ کو تمام علوم ظاہری باطنی سے سرفراز فرمادیا اور تربیت باطنی کے لئے روحِ پاک حضرت امام مہدی کے سپرد فرمایا انہوں نے تربیت فرما کر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کردیا۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش فرمایا کہ یہ نونہال لائق ارشاد ہوگیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسلام حقیقی کی تعلیم فرمائی۔ اس کے بعد ایک مبارک دن ایسا آیا کہ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار دربارِ شاہ مدینہ میں حاضر ہی تھے کہ سرورِ کائنات نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا کہ اے بدیع الدین تبلیغ دین کے لئے سفر کرو۔ خصوصا ہندوستان پہنچ کر اللہ رب العزت کی مخلوق کو ہدایت دو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنتے ہی سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے سفر شروع فرمایا۔ گھر سے بے زادوراحلہ حج بیت اللہ کیلئے آئے تھے۔ یہاں تبلیغ اسلام کے کام پر اللہ کے رسول نے معمور فرما کر سفر کا حکم دیا۔ کھانے پینے کا سامان ساتھ میں نہیں تھا پیر ومرشد حضرت بایزید بسطامی قدس السامی نے صوم وصال کی تعلیم دی تھی جس کے بموجب ہفتہ ہفتہ اور عشرہ عشرہ تک روزہ رکھتے تھے آخر ہفتہ یا عشرہ میں ایک آدھ خرما سے افطار فرماتے تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تبلیغ پر مامور فرمایا تو اللہ الرزاق نے خوردنی کا انتظام یوں فرمایا کہ دن بھر تو آپ روزہ رکھتے تھے مگر شام کو غیب سے دو روٹیاں جو کی حاصل ہوتی تھیں جن میں سے ایک آپ خود تناول فرماتے تھے اور ایک کسی حاجتمند کو عنایت فرمادیتے تھے بسا اوقات دونوں روٹیاں کسی ضرورت مند کو دیدیتے تھے اور ہفتہ عشرہ بعد آپ کھجور سے افطار فرمالیا کرتے تھے۔

غرض اس سفر میں آپ نے ابتداء بلاد اسید کی سیر فرمائی۔ اسی سفر کے دوران خراسان تشریف لے گئے وہاں حضرت احمد بن مسروق وغیرہ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

احمد بن مسروق متوفی ۲۹۹ھ کو اجازت وخلافت سلسلۂ مداریہ

سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار جب خراسان سے گزر رہے تھے تو آپ کو احمد ابن مسروق ملے۔ جو چند روز صحبت میں رہ کر متاثر ہوئے اور آپ کی دعوت خاص کا اہتمام کیا اور اسی موقع پر مرید بھی ہوئے۔ سرکار قطب المدار نے ان کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ احمد ابن مسروق نے سرکار قطب المدار سے اجراء نسل کے لئے دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ بارہ سال کا عرصہ ہوا شادی کو لیکن اب تک اولاد سے مایوس ہوں سرکار مدار پاک نے آپ کے حق میں دعا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہوئے اور ایک مدت تک رشد وہدایت کرتے ہوئے بغداد پہنچے۔

احمد ابن مسروق کی قطبیت کا اعلان

بغداد میں عبد القادر المعروف عبد القادر ضمیری خراسانی اور ان کے رفیق بوعلی رود باری شریک ہوئے اور اس موقع پر احمد ابن مسروق نے

خوشخبری دی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے ایک فرزند عنایت فرمایا ہے اس کا نام بھی آپ ہی رکھ دیں۔ آپ نے نام عباس رکھا جس سے ان کی کنیت ابوالعباس ہوئی اجراء نسل ہوا۔ یہیں پر آپ نے احمد ابن مسروق کی قطبیت کا اعلان کیا اور رخصت چاہی لیکن عبدالقادر ضمیری نے بیعت ہونے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ اس پر مسرت موقع پر آپ نے عبدالقادر اور بوعلی رودباری کو بیعت کیا۔ احمد ابن مسروق نے عبدالقادر کو ہمراہ ہندوستان جانے کا مشورہ دیا اور عبدالقادر ضمیری آپ کے ہمراہ ہو گئے۔

اسی سفر میں حضور مدار پاک کا دورہ بدخشان میں ہوا بدخشان کے لوگ آپ کے اخلاق وعادات اور آپ کی تعلیمات سے بیحد متاثر ہوئے اور بدخشان کا حاکم بھی آپ کا بیحد معتقد شیدائی ہوا آپ کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہ کر خلق خدا کو دعوت حق دیتے رہے پھر ایک دن وہاں سے رخصت ہونے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو اہالیان بدخشان وحاکم بدخشان نے اصرار کیا کہ آپ یہیں تشریف فرما رہیں تا کہ ہم لوگ آپ سے مستفید و مستفیض ہوتے رہیں۔ سرکار مدار پاک نے فرمایا اس سے زیادہ قیام کی اجازت نہیں ہے۔ اور حکم دوسری جگہ پہنچ کر تبلیغ کرنے کا لہٰذا یہاں اب مقیم نہیں رہ سکتا ہوں۔ البتہ تمہاری رشد وہدایت اور فیض وبرکت کا انتظام کئے دیتا ہوں پھر آپ نے حاکم بدخشان کو حکم فرمایا کہ

چ... انقاہیں تیار کراؤ اس نے تعمیل حکم کیا خانقاہیں بن گئیں تو آپ نے ...رمایا کہ کچھ غلام پیش کرو حاکم بدخشان نے خدمت اقدس میں غلام ...واقف اسلام حقیقی مصدر فیض اویسی حضور مدار العالمین نے ان میں ...ر غلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر ان کی آنکھوں میں اپنی نگاہیں مرکوز ...ر آناً فاناً لائق ارشاد بنا دیا اور ہر ایک پر بٹھلا دیا جس کی تاثیر یہ ہوئی کہ ...ں کا ہر شخص خدا رسیدہ اور صاحب کرامت بزرگ ہو گیا اور مدار پاک کی ...یابت میں وہاں خلق خدا کو فیض رسانی اور تبلیغ وارشاد کے کام میں ...ف ہو گیا اس کے بعد حکم باطنی کے مطابق وہاں سے رخصت ہوئے ...م اہل شہر اشکبار ہو کر آپ کو الوداع کہہ رہے تھے۔

شانِ آمدِ ہند

پھر سرکار سیدنا قطب المدار ایک جہاز پر سوار ہوئے جہاز پر اور بھی ...سوار تھے ان لوگوں کو آپ نے ہدایت کی ان جہاز والوں کو آپ کا یہ ...ل پسند نہیں آیا اور آپ کو برا بھلا کہنے لگے ابھی سفر کا پورا حصہ طے نہ ...ا کہ سمندر میں طوفان اٹھا اور جہاز ٹکڑے ہو گیا۔ پھر سرکار سید بدیع ...ی قطب المدار ایک تختے کے ذریعہ سمندر سے پار ہوئے اور لوگ ...آب ہو گئے۔ آپ کنارہ پر آئے تو دوگانہ شکر ادا کیا کئی دن کی ... پیاس کی وجہ سے نقاہت تھی ایک درخت کے سہارے سے مراقبہ

میں بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے جو عمدہ عمدہ پھلوں اور میوؤں سے لدا ہوا ہے سوچا شاید اللہ تعالیٰ نے یہ میری بھوک پیاس کا انتظام کیا ہے مگر اچانک آپ کے دل میں خیال آیا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔اے ایمان والو! تم سب تقویٰ اختیار کرو اور اس طرح اختیار کرو جیسا کہ حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اسلام ہی کی حالت میں اللہ پاک کا یہ مبارک فرمان یاد آیا تو آپ نے ان پھلوں کی طرف سے نگاہیں پھیر لیں۔

شانِ صمدیت

کچھ دیر بعد ایک شخص نے آپ کا نام لیا اور اس شخص نے آپ کو سلام کیا اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہوئے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار پوچھتے ہیں کہ تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ کون نہیں آپ کا نام جانتا اور آپ کو ہمراہ لیکر ایک سرسبز و شاداب باغ میں لے گیا جس میں ایک بہت ہی خوبصورت عمارت تھی اس مبارک جگہ پر آپ کے جد امجد سرور کائنات نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار نے رسول پاک احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی پھر آپ نے بڑے ادب و احترام سے سلام پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت و محبت سے

آپ کو اپنے قریب بلایا سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاتے ہی اس تخت کے قریب ہوتے ہیں اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک طرف بیٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کا اشارہ فرمایا تو ملائکہ عنصری کے سردار حضرت شخیثا دو خوان لیکر حاضر ہوئے دونوں خوان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت سے خوان پوش ہٹایا جو فرشتوں کی غذا سے معمور تھا جس کو مورخین نے شیر برنج تصور فرمایا اور غذائے ملکوتی بتایا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو لقمے اس غذائے ملکوتی کے آپ کو کھلائے جس کو کھاتے ہی سیدنا زندہ شاہ مدار پر ارض و سماوات کا حال آئینہ ہوگیا اور دوسرے طشت میں ایک خوبصورت لباس تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کو وہ خوبصورت لباس پہنایا اور زندہ شاہ مدار کے چہرے پر اپنا دست نور مس فرمادیا جس کی برکت سے سیدنا قطب المدار کا چہرہ مثل آفتاب چمک اٹھا۔ اور اتنا روشن ہوگیا کہ کوئی شخص اس کو دیکھنے کی تاب نہیں لاتا تھا اسی وجہ سے آپ حجابات دبیز میں اپنا چہرہ مستور رکھتے تھے اور جب آپ کے چہرے سے نقاب اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا جلوؤں کی تاب نہ لاکر بیہوش ہوکر سجدے میں گر جاتی تھی جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"اکثر احوال برقع برروکشیدہ بودے وگویند کہ ہر کرا نظر
بر جمال او افتادے بے اختیار سجود کردے۔" (اخبار الاخیار)

غرض اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بدیع الدین تمہاری دعا قبول ہوئی اور اب تم کو تمام زندگی کھانے پینے کی اور لباس بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور تمہارے وجود سے پروردگار عالم نے تمام خواہشات کا خاتمہ کردیا اب تمام زندگی اس دنیا میں مرتبۂ صمدیت پر فائز رہوگے۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سرکار سید بدیع الدین قطب المدار کو ایک دالان کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ وہاں تمہارے لئے ایک تخت ہے جو ضرورت کے وقت ہوا میں پرواز کرے گا اور ایک عصا موجود ہے اب تم کو سفر کی پریشانیاں اٹھانا نہیں پڑیں گی۔ اے قطب المدار جاؤ اور مخلوق خدا کو اللہ کا فرمان سنادو۔

آپ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان سن کر بہت ہی ادب واحترام کے ساتھ اٹھے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی فرما کر سیدنا بدیع الدین قطب المدار تخت پر سوار ہوئے۔ اور ایک طرف روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ سرزمین کھمبات سے قریب ایک پہاڑ پر ہوا ہے اس جگہ پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نشان آج بھی موجود ہیں۔ اور چلہ حیات النبی، چلہ خواجہ خضر اور چلہ زندہ شاہ مدار تعمیری یادگار ہے۔

شانِ تبلیغ دین

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار اس علاقہ میں ایک مدت تک اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔ اور مخلوق خدا کو آپ کی دعا سے فیض پہنچتا رہا ایک عرصہ تک یہاں تبلیغ فرمانے کے بعد اجمیر کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پہلی مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے تو یہ دور تقریباً تین سو ہجری کا تھا سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا۔ تارہ گڑھ پر کچھ شہیدوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ان کا یہ عالم تھا کہ ان سے راتوں میں تکبیروں کی آوازیں سنائی پڑتی تھیں۔ لوگ بہرے اور گونگے ہوجاتے تھے ہر طرح کی پریشانیوں میں گھرے رہتے تھے۔ سرزمین اجمیر شریف کے بسنے والوں نے کوشش کرکے ماہر جادوگروں کو بلایا اور ان لوگوں نے چاہا کہ یہ آوازیں آنا بند ہوجائیں لیکن کوئی کوشش کام نہ آئی۔

جب سرکار سیدنا قطب المدار تشریف لے گئے تو اجمیر شریف کے رہنے والوں کو یہ خیال آیا کہ ایک مرتبہ مسلمان آئے تو ان لوگوں نے شہر برباد کردیا اور آج بھی ہم ان کے مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اب ان کی آمد ہوئی ہے نہ جانے کیا ہوگا۔ ان میں جو لوگ سنجیدہ مزاج تھے وہ حضرت سرکار سیدنا قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی

پریشانیوں اور طرح طرح کی تکلیف کو ظاہر کر کے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار سے دعا کی درخواست کی۔

سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ انشاء اللہ آج کی رات سے یہ آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔ سرکار سیدنا قطب المدار نے اپنے خلفاء کو حکم دیا کہ تم لوگ جاؤ۔ تارا گڑھ پر جو شہداء کی لعشیں ایک زمانے سے پڑی ہوئی ہیں ان کو دفن کر آؤ آپ کے خلفاء نے حکم کی تعمیل کی اور شہداء کی لاشوں کو دفن کیا پھر رات سکون واطمینان سے گذری۔

پھر بہت سے لوگ سرکار سیدنا قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی دعا کی برکت سے کافی لوگ فیضیاب ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے انہیں کی زبان میں خطاب فرمایا اس خطاب نایاب کا اثر ان لوگوں پر یہ ہوا کہ ان لوگوں نے اللہ پاک کی وحدانیت اور سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی سچے دل سے شہادت دی اور سبھوں نے پڑھ لیا کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابھی سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار اجمیر شریف میں تشریف فرما ہیں اور یہ واقعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے سو اور دو سو سال پہلے کا ہے۔ اسی وجہ سے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار سے منسوب گیارہ مقامات آج بھی بہت مشہور ہیں جیسے کہ مدار ٹیکری، مدار اسٹیشن، مدار مارکیٹ، مدار روڈ، مدار کالج، مدار محلہ وغیرہ

ہرہ۔ سرکار سیدنا قطب المدار ابھی کوکلا پہاڑی پر تشریف فرما تھے کہ ادھر ھ نام کا جادوگر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی شہرت و مقبولیت پر سخت یشان ہوا اور اپنے اقتدار کو پامال ہوتے ہوئے دیکھ کر اس نے ایک دن ر میں بجھے ہوئے لوہے کے طلسمی چنوں کا تھال آپ کو پیش کیا۔ کار سیدنا قطب المدار نے فرمایا میرا تو ہمیشہ کا روزہ ہے یہ میرے قیموں میں تقسیم کردو جب وہ چنے آپ کے مریدین اور خلفاء کے وں پہنچے تو سبھوں نے آپس میں مل کر ان چنوں کو کھالیا ادھر ناتھ نام کا وگر ان لوگوں کا چہرہ تکتا رہ گیا وہ حیران و پریشان ہوا۔ پھر سرکار سیدنا رہ شاہ مدار نے ایک چنا اپنے دستِ مبارک سے اس پہاڑ پر دفن کیا ں کا ایک بہت بڑا درخت اُگا اور پھل بھی بڑا آیا یہ کرامت ادھر ناتھ وگر نے دیکھی بہت تعجب ہوا۔ اس نے کلمہ شریف پڑھ کر مع اپنے قیموں کے اسلام میں داخل ہوا جن کی اولاد آج بھی جوگی کہلاتی ہے۔ جب ہی سے یہ مثال قائم ہوگئی کہ فقیری آسان نہیں بلکہ لوہے کے ے چبانے کے برابر ہے۔

حضرت سیدنا قطب المدار کا دوسرا سفر حج

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے حج بیت اللہ شریف کرنے کا قصد یا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے ارکان حج ادا

فرمائے۔ حرمین شریفین کی زیارت کا بیحد اشتیاق تھا۔ سیدنا قطب المدا
نے حرمین شریفین کی زیارت کے لئے مدینہ شریف میں حاضری د
اور کئی برس تک وہیں قیام فرمایا۔ کئی مقام پر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے
اعتکاف فرمائے۔ اللہ پاک کی عبادت وریاضت کے ساتھ شغل حبس د
فرماتے تھے۔ آپ کے اس معمول میں عبادت وریاضت اس قدر بڑ
کہ کئی کئی برس تک استغراق کی حالت میں رہتے تھے۔

اجتماع اولیاء کرام

تذکرہ نگاروں نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک جنگل میں اولیاء کرام
اجتماع ہوا اور دنیا کے تمام اولیاء کرام اس میں شریک ہوئے اور صدر نشی
کا انتظار کرنے لگے اچانک ہوا کے دوشوں پر ایک تخت نظر آیا جس
پر ایک نورانی قافلہ جلوہ افروز تھا تخت تلے سیکڑوں دیوانے پروانہ وار چل
رہے تھے رحمت خداوندی کا شامیانہ تان دیا گیا مردانِ غیب دست بس
استقبال کو کھڑے ہو گئے مسند لگائی گئی۔ سرکار قطب المدار زندہ شاہ مد
مسند نشین ہوئے اور وزیر یمنی و یساری دائیں بائیں بیٹھے چوبدار نے
ڈنکا پیٹا سبھی حاضرین ہمہ تن گوش ہو گئے۔ سرکار قطب المدار نے
عارفانہ تقریر فرمائی بعدہ آپ نے کچھ کو ابدال کچھ کو اوتاد بنا دیا کسی
غوثیت اور کسی کو قطبیت سے سرفراز فرمایا۔ شیخ علی راوتی کو اجازت

وخلافت مرحمت فرما کر ان کی قطبیت کا اعلان فرمایا۔ حاضرین اولیاء کرام نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق سوالات کیئے۔ ایک بزرگ نے عرض کیا حضرت ہم لوگوں کو جو کرامات خدائے پاک سے ملی ہیں ان کو چھپانے کا حکم ہے مگر آپ کے چہرے پر نقاب ہونا تبدیلی لباس اور خورد ونوش وغیرہ کی طرف التفات نہ کرنا تخت کا ہوا میں پرواز کرنا وغیرہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا؟ سرکار قطب المدار نے فرمایا میرے عزیز ہماری کرامات ہمارے سردار کے معجزات ہیں جنہیں چھپانا کتمان نعمت ہے۔ اور کتمان نعمت کفرانِ نعمت ہے پھر آپ پر والہانہ کیفیت طاری ہو گئی اور آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے۔ **آنا الذی عنده مفتاح الغیب لایعلمها بعد محمد غیرے.**

''میں وہ ہوں جس کے پاس ہر غیب کی کنجی ہے جس کو محمدؐ کے سوا کوئی نہیں جانتا''۔

سرکار زندہ شاہ مدار نے اپنے سفر میں دیار فارس کی سیاحت فرمائی نجف اشرف میں بھی زیادہ قیام فرمایا۔ بیروت اور بہت سے مقامات پر آپ کے چلے آج بھی مرجع خلائق ہیں۔ نجف اشرف سے اپنے جد امجد حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے حکم سے فارس ہوتے ہوئے۔ بغداد، بخارا، قندھار کابل کے راستے سے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار ہندوستان تشریف لائے پھر کشمیر، کوئٹہ، پشاور، سندھ،

حیدرآباد، کاٹھیہ واڑ، احمد آباد، گجرات، بڑودہ، پادرہ، جے پور، سورت، بھڑوچ، کراچی اور بمبئی کے علاقے میں اسلام کے پرچم کو لہرایا اور کلمۃ الحق کا نعرہ بلند فرمایا۔ لاکھوں لوگوں نے سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی تبلیغ دینِ متین سے کلمہ شریف پڑھا اور جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور ان تمام شہر اور قصبوں میں سرکار زندہ شاہ مدار سے بے حساب کرامتوں کا ظہور ہوا۔

ہندوستان کا کوئی ایسا صوبہ نہیں جہاں پر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار سے متعلق کچھ نہ کچھ نشانات نہ پائے جاتے ہوں۔

ملا علی کابلی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں:۔

شاہے کہ کمالِ اسم اعظم با اوست
نقشِ آدم نگینۂ خاتم با اوست
در ہند ظہور کرد برنامِ مدار
حقا کہ مدارِ کارِ عالم با اوست

شانِ نگاہِ رحمت

سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار جب بغداد شریف پہنچے تو سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک وقت تھا اور سید محی الدین عبدالقادر جیلانی پر اس وقت ایک جلالی کیفیت طاری تھی۔ آپ

کے حالات و کیفیات کا عجیب و غریب حال تھا اور جلال کا یہ عالم تھا کہ آپ کی نگاہِ مبارک جس سمت بھی اٹھ جاتی تھی تو آسمان پر اڑتے ہوئے پرندے جل کر گر جاتے تھے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ عالم دیکھ کر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ برادرِ عزیز ہم کو اور آپ کو اپنے جد امجد حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنی چاہیۓ ہم اور آپ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل پاک سے ہیں اور رگوں میں فاطمی خون گردش کر رہا ہے اس مبارک نسبت کا معاملہ یہ ہے کہ جو بھی اللہ پاک کی مخلوق ہو وہ امن و امان میں رہے۔ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وہ جلال ختم ہوا اور آپ پر جمالی کیفیت واپس آئی۔ (الکواکب الدراریہ)

خزینۃ الابرار میں حضرت قاضی مسعود علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا ایک دریا کے کنارے پر کھڑا ہوا تھا کہ اچانک میرا پیر پھسل گیا میں دریا میں گر گیا ایک شیخ آئے مجھ کو پکڑا اور دریا سے نکالا میں نے ان شیخ سے عرض کیا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ تو ان شیخ نے فرمایا میرا نام یحیٰی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں آپ کے ساتھ رہوں آپ نے فرمایا کہ ابھی نہیں علم دین حاصل کرو، انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی میں علم کے شوق میں مشغول ہوا مگر میرے دل میں حضرت یحیٰی کا تصور ہر

وقت رہا کرتا تھا۔

تیرہ سال کے بعد جب میری دستار فضیلت ہوئی اور میرے سر پر دستارِ فضیلت آپ ہی نے باندھی اور میرے والد گرامی سے اجازت لیکر مجھ کو نجف اشرف لے گئے۔اور سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی خدمت عالی میں پیش کیا۔

سرکار سیدنا قطب المدار کے دست مبارک میں ایک سیب تھا آپ نے فرمایا کہ اسکو لو اور سونگھ لو میں نے اس سیب کی خوشبو سونگھی تو میرا دماغ معطر ہوگیا پھر اس کے بعد میں نے اس کو کھالیا وہ اس قدر شیریں تھا کہ اب تک اس کی لذت اور اس کی خوشبو کو بھول نہ پایا۔اس کے بعد سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ اے عزیز انسان کے جوہر میں بھی تو خوشبو ہے اگر اس کا اظہار نہ ہو تو کچھ نہیں ہے۔میں نے بڑی ہمت کرکے عرض کیا کہ معرفتِ خداوندی کیسے حاصل ہوتی ہے سرکارِ زندہ شاہ مدار نے فرمایا کہ اے مسعود اوّل تو اپنے آپ کو پہچانو خدائے پاک کو پہچان لوگے۔ مَنْ عَرَفَ نفسه فقد عَرَفَ ربه تم کو یہ سوچنا چاہئے کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور تم کو کہاں جانا ہے اس دنیائے عالم میں کس لئے آئے تھے اللہ پاک نے تم کو کس لئے پیدا کیا۔پہلے تم ان چیزوں سے آگاہ ہو جاؤ کہ تمہاری صفات بعض حیوانی ہیں اور بعض شیطانی بعض ملکی۔تم کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ تمہاری اصل صفت کون سی

ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا کہ کھانا، پینا، سونا، فربہ ہونا، غصہ کرنا یہ حیوانی صفتیں ہیں اور کسی کی غیبت کرنا، حسد کرنا، جھوٹ بولنا، مکر وفریب کرنا، فتنہ برپا کرنا، یہ شیطانی صفات ہیں اگر ان صفات کو تم نے اختیار کرلیا تو اللہ رب العزت کی معرفت تم کو کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔اور اگر صفات ملکوتی حاصل کرلو گے تو اللہ پاک کی معرفت تم کو حاصل ہو جائے گی اور تمہارا دل روشن ہو جائے گا۔تم کو ہمیشہ کوشش کرنا چاہئے کہ حیوانی اور شیطانی صفات سے نکل کر ملکوتی صفتیں حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ نے تم کو دو چیزوں سے بنایا ہے۔ایک بدن۔دوسری روح۔روح کی دو قسمیں ہیں حیوانی، انسانی، روح حیوانی تمام جانوروں کو عطا ہوئی۔اور روح انسانی انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔جب تک روح انسانی حاصل نہ کروگے انسان کامل نہیں ہوسکتے۔اور نہ اللہ پاک کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے۔

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار نے ایک پر کیف اور واضح بیان فرمایا میں خواب سے بیدار ہوگیا پھر مجھ کو پتہ چلا کہ اگر میں نے معرفت خداوندی حاصل نہ کی تو مجھ میں اور حیوانوں میں کچھ فرق نہ رہے گا میں نے بیعت ہونے کی درخواست پیش کی۔تو سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار نے مجھ کو سلسلۂ فوریہ مداریہ میں داخل فرمایا پھر میں بیالیس سال سرکار قطب المدار کی صحبت میں رہا اور پھر مجھ کو مدار پاک نے خلافت واجازت سے ممتاز فرمایا۔

تیسرا سفرِ حج

اچانک پھر سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کو زیارتِ حرمین شریفین کی زیارت کا اشتیاق ہوا۔ حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار زیارتِ حرمین شریفین سے فارغ ہو کر نجف اشرف گئے۔ وہاں پر آپ کے خادم وخلفاء جو چلہ کشی میں مصروف تھے انہیں ساتھ لیکر شہر حلب میں جہاں سرکار سیدنا قطب المدار کی ولادت ہوئی تھی سرکار مدار پاک تشریف لے گئے۔ حلب شہر کے مضافات میں ایک چنار قصبہ ہے۔ وہاں سرکار سیدنا قطب المدار نے قیام فرمایا اور اپنے بھائی کی اولادوں میں سے سید ابو محمد ارغون، سید ابو تراب فنصور، سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہم کو اپنی فرزندی میں لیکر آپ مدینہ پاک حاضر ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک حاضر رہے۔ یوں تو ہر دن انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم وتربیت پاتے تھے اور ہر لمحہ انوارِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہوتے تھے۔

رسول پاک کا حکم سرزمینِ ہندوستان کیلئے

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کی دربار رسالت میں حاضری ہوئی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بدیع الدین قطب المدار تم پھر ہندوستان جاؤ اور دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ کرو اور خوب

دین اسلام کو پھیلاؤ۔ حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں روانہ ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شہر ہے اس شہر کا نام قنوج ہے اس کے میدان میں جنوب کی طرف ایک تالاب ہے اس کی ہروں سے یاعزیز کی آواز آتی ہوگی وہی جگہ تمہارے قیام کے لئے خاص کر دی گئی ہے۔ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار ممالک عرب کی سیاحت فرماتے ہوئے ملک عجم پہنچے اور آپ نے خراسان میں بھی چند دن قیام فرمایا اور کافی لوگ آپ سے مستفیض ومستفید ہوئے۔

شانِ ظہور کرامات

ابھی سرکار زندہ شاہ مدار خراسان میں ہی تشریف فرما تھے یہاں کے قطب شیخ نصیر الدین کو پتہ چلا کہ سرکار مدار پاک تشریف لائے ہیں لیکن شیخ نصیر الدین آپ سے ملاقات کے لئے نہیں گئے۔ اتفاق سے حضرت سید جمال الدین جانِ من جنتی جو کہ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کے خلیفہ ہیں۔ آپ کے ساتھ تھے۔ جمال الدین جان من جنتی وہاں سے تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات شیخ نصیر الدین سے ہوئی گفتگو کے دوران فرمایا کہ آپ نے حضور سیدنا قطب المدار سے ملاقات نہیں کی! شیخ نصیر الدین نے جواب دیا کہ مجھے ملاقات کی کیا ضرورت جیسے ... ولی ایسے وہ ولی۔ حضرت جمال الدین جان من جنتی کو شیخ نصیر

الدین کی باتوں سے صدمہ ہوا اور اسی وقت ان کی ولایت کو سلب کر لیا وہاں سے چلدیئے اور اپنے پیر و مرشد سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔سرکار سیدنا قطب المدار نے فرمایا کہ جمال الدین نصیر الدین کی باتوں سے تم کو ملال ہوا آپ ادب واحترام سے خاموش رہے۔ابھی کچھ ہی وقت گذرا تھا دیکھتے کیا ہیں کہ نصیر الدین چلے آرہے ہیں اور آتے ہی حضرت سرکار سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہ کے قدم بوس ہوئے حضرت سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ نے سید جمال الدین کی جانب سے اشارہ فرمایا تو جمال الدین جان من جنتی نے جو ولایت شیخ نصیر الدین کی سلب کر لی تھی وہ واپس دیدی۔ پھر حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار نے خراسان سے اور دیگر ممالک کی طرف سفر فرمایا آپ ممالک کی سیاحت فرماتے ہوئے اور تبلیغ اسلام فرماتے ہوئے ہندوستان میں تشریف لائے لاہور میں کچھ دن قیام فرمایا۔اور لاہور میں شیخ محمد لاہوری آپ سے پہلے بیعت ہو چکے تھے اور آپ نے خلافت واجازت سے بھی نوازا۔

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار سرزمین میوات میں

حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ جب میوات پہنچے تو آپ نے کئی مقامات پر چلہ کشی فرمائی جو آج بھی مدار کے چلے کے نام سے مشہور ہیں۔اور پھر جب آپ سیاہ کوہ پر پہنچے تو باون ڈاکو آپ کے

یوں کا مال واسباب لوٹنے آئے اور جب ڈاکو قریب ہوئے تو سب ھے ہو گئے۔اس کے بعد ان ڈاکوؤں نے حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار اپنی غلطی کی معافی طلب کی۔سیدنا زندہ شاہ مدار کی دعا سے پھر ان ں کی بینائی لوٹ آئی اور سب کے سب مشرف بہ اسلام ئے۔(تاریخ سلاطین شرقیہ)

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کالپی میں

کالپی شریف کی عوام کو جب یہ معلوم ہوا کہ شہنشاہِ ولایت حضرت بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار تشریف لائے ہیں تو خدائے کی مخلوق کا جمع ہونا شروع ہوا جن لوگوں نے اپنی اپنی پریشانیوں کو وہ سیدنا زندہ شاہ مدار کی دعا سے کالپی کے ان لوگوں کو فیض حاصل ہر وقت ہزارہا لوگ جمع رہتے تھے اور اپنے اپنے ارادوں میں یاب ہوتے رہے۔حدیث قدسی ہے من کان للہ کان اللہ لہ رب العزت کا ہو جاتا ہے اللہ پاک اس کا ہو جاتا ہے۔

ضی شہاب الدین ملک العلماء پر فیضان مدار

قاضی مولانا شہاب الدین قاضی القضاۃ کے عہدہ پر تھے۔مولانا ب الدین نے جب سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی کرامت کا چرچا سنا تو نے اپنے علم کے غرور کی وجہ سے تمام باتوں کو غلط سمجھا۔قرآن کریم

میں اللہ پاک فرماتا ہے کہ غرور وتکبر کرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ قاضی شہاب الدین نے سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کچھ سوالات پیش کئے حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے قاضی شہاب الدین کے سوالوں کے جواب دیئے۔ معاملہ یہاں تک پہنچا کہ قاضی شہاب الدین نے ایک شخص کو مردے کی طرح کفنایا اور جنازہ تیار کیا کچھ لوگوں کے ساتھ وہ جنازہ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی خدمت میں پہنچا اور ان لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ آپ نماز پڑھائیں جب آپ روشن ضمیر ولی ہیں تو زندہ کی نماز نہیں پڑھائیں گے اور اگر پڑھادی تو مصنوعی بزرگ کا معاملہ ہے وہ کھل جائیگا۔ تو پھر لوگوں نے سیدنا زندہ شاہ مدار سے نماز پڑھانے کو کہا تو آپ نماز پڑھانے کے لئے اٹھے اور سیدنا زندہ شاہ مدار نے نماز پڑھادی اور پھر آپ اپنے حجرہ شریف میں تشریف لے گئے تو لوگوں نے ہنسنا شروع کردیا تو پھر ان لوگوں نے اس کے سر سے کفن ہٹایا تو وہ شخص مرچکا تھا۔ یہ خبر قاضی شہاب الدین کو معلوم ہوئی تو قاضی صاحب حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور رورو کر معافی کی درخواست پیش کی تو پھر سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار نے ان کو معاف کردیا۔

(تاریخ سلاطین شرقیہ)

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کنتور میں

حضرت حضور سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ جب کنتور
چے یہاں بکثرت لوگ آپ سے داخل سلسلہ ہوئے اور قاضی محمود اپنے
ت کے بہت بڑے عالم وزاہد تھے آپ نے سیدنا قطب المدار رضی اللہ
سے بیعت حاصل فرمائی اور سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے
فت واجازت سے نوازا۔ گروہِ طالبان آپ ہی سے جاری ہوا۔

حضرت سیدی قطب المدار گھاٹم پور میں

جب سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار گھاٹم پور تشریف فرما
ئے اور انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کو منور فرماتے رہے۔
اں ایک راجہ تھا جو کہ لاولد تھا اس کی اولاد نہ تھی وہ راجہ آپ کی خدمت
ں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے دعا کی گذارش کی تو سرکار سیدنا قطب
دار کی دعا کی برکت سے اور اللہ کے فضل وکرم سے وہ راجہ صاحب
لاد ہوا پھر آپ نے اس کو مشرف بہ اسلام کیا۔

شانِ ملاقات خواجہ غریب نواز

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار جب دوبارہ اجمیر شریف تشریف فرما
ئے اور آپ نے کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا خواجۂ خواجگاں سید معین

الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خبر ہوئی کہ حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار تشریف فرما ہیں کوکلا پہاڑی پر تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی نے اپنے مریدین وخلفاء کو ایک الگ جگہ بٹھا دیا تین روز تک دونوں ولی اللہ خاموش رہے آپس میں دونوں میں جو باتیں ہوئیں اس کو بہتر اللہ پاک جانتا ہے۔ چار روز خواجہ سید معین الدین چشتی خاموش ہی رہ کر واپس ہوئے اور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ کیا کس نے کہا آپس میں کیا کس نے سنا یہ خدائے پاک بہتر جانتا ہے۔ (مدار اعظم)

سرکار سیدنا قطب المدار کے چہرے پر سات نقاب

حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے چہرۂ اقدس پر سات نقاب پڑے رہتے تھے جب کبھی دھوکہ سے یا بھولے سے ایک نقاب بھی اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا چہرے کے نور کی تاب نہ لاکر سجدہ ریز ہو جاتی تھی اور پڑھ لیتی تھی۔ لَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه . (تواریخ آئینہ تصوف)

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ گجرات کاٹھیاواڑ تشریف فرما ہوئے اور اس علاقہ کا ایک راجہ تھا جس کا نام جسونت سنگھ

آپ کا نام سن کر حاضر خدمت ہوا پھر آپ کے دست مبارک سلمان ہوا اور اسلام میں داخل ہوا اور آپ سے سلسلہ عالیہ مداریہ میں ت ہوا اس کا نام آپ نے جعفر رکھا اس نے اپنے علاقہ میں کافی ساجد تعمیر کرائیں۔

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کے ان علاقوں میں کثیر لے موجود ہیں اور سرکار سیدنا قطب المدار احمد آباد تشریف فرما ہوئے۔ تو پ کی خدمت عالی میں بہت لوگ حاضر ہوئے اور کلمہ شریف پڑھ کر لام میں داخل ہوئے کچھ ہی ایام وہاں آپ نے قیام فرمایا پینتیس ر مخلوق خدا داخل اسلام ہوئی۔

شانِ طبقات مداریہ

خانوادۂ طیفوریہ سے سلسلۂ عالیہ مداریہ جاری ہوا جو کہ پہلا سلسلہ ے اور روز قیامت تک جاری وساری رہیگا۔ سلسلۂ مداریہ ملک شام ریا میں حضرت کبیر الدین سے جاری ہے۔ شیخ بقاء اللہ سے ایران میں ری ہے۔ احمد ابن مسروق سے بغداد میں جاری ہے۔ مدینہ منورہ میں رت سید زین العابدین رضی اللہ عنہ سے جاری ہے۔ اسی طرح گروہ روہ جاری وساری ہیں۔

گروہِ خادمان (سجادگان)

حضرت خواجہ ماہر شریعت وحقیقت سید ابو محمد ارغون وخواجہ سید ابو تراب فنصور وخواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہ ان تینوں بھائیوں سے جاری ہے جو کہ کَنَفْسٍ وَّاحِدٍ ہیں۔

گروہِ دیوانگان

سید محمد جمال الدین جانِ من جنتی سے جاری ہے اس گروہ میں ۲۷ پٹیاں ہیں آپ کا مزار مبارک ہیلسہ شریف جتی نگر بہار میں ہے۔اس گروہ سے واسطہ رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگ موجود ہیں اور دیوان کہلاتے ہیں۔

گروہِ عاشقان

قاضی سید محمد مطہر قلہ شیر سے جاری ہے آپ کا مزار اقدس ماور ضلع کانپور میں ہے اس سلسلے کے مریدین عاشقان کہلاتے ہیں۔

گروہ طالبان

حضرت قاضی سید محمد محمود الدین کنتوری سے جاری ہے آپ کا مزار اقدس کنتور ضلع بارہ بنکی میں ہے آپ کے سلسلہ کے مریدین طالبان کہلاتے ہیں۔

سلسلۂ عالیہ مداریہ

یہ وہ سلسلہ ہے جس سے قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ، شطاریہ، رشیہ، اشرفیہ، افتخاریہ، نعیمیہ وغیرہ کے اکابرین وابستہ فیضیاب ہیں۔

دنیا میں سات اویس ہوئے ہیں

(۱) حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲) حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضرت خواجہ شیخ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴) حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) حضرت خواجہ نظام الدین گنجوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) حضرت خواجہ حافظ شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ثواقب الآثار)

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار لکھنؤ میں

سرکار سرکاراں حضور سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ جب لکھنؤ یف فرما ہوئے تو رمضان المبارک کا چاند مطلع صاف نہ ہونے کی بنا ر نہ آیا وہاں کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران

لوگوں نے کہا کہ سرکار چاند ہوا یا نہیں۔ سرکار سیدنا قطب المدار نے فرمایا کہ ایک محلّہ میں بچہ پیدا ہوا ہے وہاں جا کے پوچھو کہ اس بچہ نے دودھ پیا یا نہیں؟ اگر دودھ نہیں پیا تو آج تو رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہے ان لوگوں کے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حقیقت میں اس بچہ نے دودھ نہیں پیا اور یہ بھی پتہ چلا کہ جس بچے نے دودھ نہیں پیا تھا وہ بچہ حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ ہیں۔

سرزمین لکھنؤ میں سرکار سید قطب المدار کا قیام کچھ ہی مہینوں رہا اور لاکھوں کی تعداد میں وہاں کی مخلوق آپ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ سے اکتساب فیض کیا اور پھر آپ نے ان لوگوں کو ہدایت دی ذکر واشغال اور اللہ پاک کی عبادت وریاضت اور روزہ نماز اور نوافل کی کثرت کرنے کیلئے حکم فرمایا۔ سرکار سیدنا بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ جب دوسری مرتبہ سرزمین لکھنؤ میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت حضرت شاہ مینا لکھنوی کی عمر شریف تیرہ سال کی تھی اور آپ اس وقت ابتدائی منزل راہِ سلوک میں تھے۔

حضرت سیدی زندہ شاہ مدار کو آپ کے حالات کے متعلق پتہ چلا تو آپ نے اپنے خلیفہ حضرت مولانا قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش کے ساتھ اپنی جائے نماز بھیجی جب شاہ مینا علیہ الرحمہ کو سرکار سیدنا قطب المدار کی جائے نماز حاصل ہوئی تو حضرت شاہ مینا درجۂ قطبیت پر فائز

ہو گئے جب آپ کو کبھی دعائے خیر کی ضرورت ہوئی تو مصلے کو چوما اور آنکھوں سے لگایا اور باادب سر پر رکھا پھر بارگاہ لم یزل میں جانماز کی برکت سے دعا کے طالب ہوئے اللہ پاک نے ان کی دعا کو قبولیت عطا فرمائی۔

سرکار سیدنا قطب المدار کی دعا کی برکت سے انسان کی کھوپڑی میں جان پیدا ہوئی

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ ایک بڑے میدان سے گذر رہے تھے آپ کے خلفاء آپ کے ساتھ تھے حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور کا بیان ہے کہ ایک کھوپڑی انسان کی آپ کو نظر آئی اور جب آپ اس کھوپڑی کے قریب پہنچے تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اس کھوپڑی سے فرمایا کہ تو کون ہے اور تیرا قصہ کیا ہے اللہ پاک نے اسے بولنے کی قوت عطا کی اس کھوپڑی نے عرض کیا اے اللہ کے ولی میری طرف سے خبردار آپ پر اس کی تصدیق ہو میں۔ فلاں بن فلاں کی مزدوری کرتا تھا اور جو روپے مقرر تھے میں اسی میں اپنے اہل وعیال میں خوش رہتا تھا اچانک حضرت عزرائیل علیہ السلام آگئے اور میری روح جلدی سے قبض کرلی۔ بارہ سال کا عرصہ گزر گیا اور طرح طرح کے آلام ومصیبت میں مبتلا ہوں

اور در بدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہوں۔ کھوپڑی کی روداد سن کر حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار کو بے حد افسوس ہوا اور بارگاہ رب قدیر میں عاجزانہ دعا فرمائی کہ اے پروردگار عالم اس کھوپڑی کو لباس اور زندگی عطا فرمادے۔ آپ کی دعا بارگاہ رب قدیر میں قبول ہوئی اور اس کھوپڑی کو جسم اور جان عطا ہوئی اور وہ بول اٹھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سرکار سید بدیع الدین قطب المدار نے فرمایا نو سال تو اور زندہ رہ اور نیک صالح عمل کرو اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ خوش رہو یہ کرامت آپ کی شہر قصبوں اور دیہات میں پھیل گئی۔

(از کتاب تاریخ سلاطین شرقیہ اور صوفیائے جونپور جلد دوم ۱۴۳۵)

چوتھے سفر حج میں

سرکار مدار پاک کی دعا کی برکت سے بی بی

نصیبہ کی گود بھری

حضور سیدنا محبوب سبحانی تاجدار بغداد سرکار غوث اعظم جیلانی کے جمال الدین جان من جنتی حقیقی بھانجے ہیں حضرت سید جمال الدین جان من جنتی حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار حلبی مکن پوری کی دعاؤں کی برکت سے پیدا ہوئے۔

واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور غوث الاعظم کی بہن بی بی نصیبہ کے کوئی اولاد نہ تھی آپ اپنے برادر محترم غوث پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اولاد کی دعا کے لئے درخواست کی حضور غوث پاک نے لوح محفوظ کا مشاہدہ فرما کر بتایا کہ بہن تیری قسمت میں اولاد نہیں ہے یہ سن کر وہ رونے لگیں تو فرمایا بہن غمگین نہ ہو۔

عنقریب سرکار مدار پاک عرب کی سیاحت فرماتے ہوئے بغداد پہنچنے والے ہیں جب سرکار قطب المدار بغداد میں تشریف فرما ہوں تو پھر ان کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور ان سے دعا کی درخواست کرنا۔ اللہ رب العزت سرکار مدار پاک کی دعاؤں کے طفیل تمہیں انشاء اللہ ضرور اولاد عطا فرمائے گا۔ حضور سیدنا قطب المدار چھٹی صدی ہجری میں بغداد پہنچے پورا بغداد ایک عرصے سے آپ کے دیدار کا منتظر تھا۔

لوگ حاضر بارگاہ ہو کر فیضان مدار سے مالا مال ہوتے رہے آخر کار وہ وقت بھی آ گیا کہ جب بی بی نصیبہ حضور مدار پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور بحوالہ محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانیؒ اپنا مدعائے دل بصد احترام پیش کیا سیدنا قطب المدار نے کمال شفقت کے ساتھ بی بی نصیبہ کی عرضی کو سماعت فرمایا آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ پاک عنقریب تمہیں دو بیٹے عطا فرمائے گا۔ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد رکھنا اور آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ بڑے بیٹے کو آپ مجھے دے دیں گی۔ اس

مقدس خاتون نے آپ کے فرمان کو قبول کرلیا اور فرمایا کہ میں اپنے بڑے بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گی بغداد میں چند روز قیام کے بعد دیگر مقامات کی طرف روانہ ہوگئے۔ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد بی بی نصیبہ کے گھر ایک فرزند پیدا ہوا اس کا نام آپ نے محمد رکھا۔

پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے فرزند کی بھی ولادت ہوئی اس کا نام احمد رکھا گیا۔ کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد حضور سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار پھر بغداد پہنچے پورا بغداد خوشیوں سے جھوم اٹھا۔ بی بی نصیبہ سرکار زندہ شاہ مدار کے پاس حاضر بارگاہ ہوئیں۔ حضرت سرکار زندہ شاہ مدار کو اپنے بچوں کی ولادت کی خبر دی۔ مگر دل ہی دل میں بچوں کی جدائی کے تصور سے کانپ اٹھیں سرکار مدار پاک نے بی بی نصیبہ سے فرمایا کہ اب آپ اپنا وعدہ پورا کریں اور اپنے بڑے صاحبزادے جمال الدین کو میرے حوالے کریں۔ حضور سیدنا زندہ شاہ مدار کی زبان فیض سے یہ جملہ سن کر آپ کی ممتا تڑپ اٹھی مگر وعدہ تو وعدہ اور وہ بھی اتنے عظیم ولی اللہ سے۔ کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی بے ساختہ حضرت بی بی نصیبہ کی زبان سے نکلا کہ حضور جمال الدین تو انتقال کر گئے۔ سرکار مدار پاک خوب جانتے تھے کہ بی بی نصیبہ کو بچے کی محبت کے جذبے نے بے اختیار کر دیا ہے مگر آپ نے ان سے کچھ بھی نہیں فرمایا۔ بی بی نصیبہ اجازت لیکر گھر کی جانب چل پڑیں ابھی گھر کے قریب ہی تھیں کہ خبر ملی کہ محمد جمال الدین

شانِ زندہ شاہ مدار

کی روح پرواز کرگئی آپ زاروقطار رونے لگیں مشکل تمام حضور سیدنا زندہ شاہ مدار کی بارگاہ میں پہنچیں اور پورا قصہ بیان کیا سرکار مدار پاک مسکرائے اور فرمایا کہ ٹھیک ہے جاؤ اور جمال الدین کو میرے پاس لے کرآؤ حضرت جمال الدین کی لاش آپ کی خدمت میں لاکر رکھی گئی۔

اور جمال الدین زندہ ہوگئے

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے جمال الدین کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ جمال الدین جان من جنتی اٹھو تمہیں تو دین رسول کی بڑی خدمت کرنی ہے۔ آپ کی زبان فیض سے یہ جملے نکلے ہی تھے کہ جمال الدین جان من جنتی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ کی بارگاہ سے ملا ہوا خطاب آج بھی آپ کے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

دیہاتوں میں اکثر لوگ آپ کو جمن جتی بھی کہتے ہیں۔ بی بی نصیبہ کے دونوں بیٹوں کو دل وجان سے قبول فرمالیا جو کہ سرکار مدار پاک کے خاص خلفاء میں ہیں۔

شانِ ولایت:۔ مدار اعظم کے مؤلف لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے واسطہ فیض پہنچا ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت قاضی محمود کنتوری نے حضرت سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار سے عرض کیا کہ حضور اپنا شجرہ مجھے تحریر

کرادیجئے آپ نے ارشادفرمایا۔اکتب اسمک ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنانام لکھو پھر میرا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (تاریخ سلاطین شرقی ص ۱۳۷۸)

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار اویسی بھی ہیں

حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار اویسی بھی تھے مشائخ میں ایک خانوادہ اویسی ہے جس میں اکثر مشائخ عظام ہوئے ہیں۔اس سلسلۂ عالیہ کے سردار حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو باطنی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ تھے۔ چنانچہ جو ولی باطنی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرتا ہے یا کسی دوسرے بزرگ سے فیضان حاصل کرتا ہے اور روحانی طور پر بیعت ہوتا ہے وہ اویسی کہلاتا ہے۔

حضرت سرکار سیدنا مدار العالمین ایسے پیر ہیں جنہوں نے باطنی اور روحانی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی اور اویسی کہلائے۔ بزرگان دین میں سے حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ، شیخ ابوالحسن خرقانیؒ، شیخ نظام الدین گنجویؒ، حافظ شیرازیؒ وغیرہم اویسی ہیں۔ (خزینہ، ج۲،ص ۲۹۱، لطائف اشرفی)

سرکار سیدنا مدار العالمین سے سید اجمل کا بیعت ہونا

حضرت سید اجمل کی ذات گرامی علم و فضل کا سرچشمہ تھی آپ شاہ ابراہیم شرقی کے دور میں عالم العلماء تھے۔حضرت سرکار مدار پاک کے

ارادت مندوں میں شامل تھے۔ اورآپ سے کتاب عوارف المعارف پڑھا کرتے تھے۔اس دوران حجرہ کا دروازہ بند رہتا آپ زاروقطار رویا کرتے تھے جب یہ کتاب پوری ہوگئی تو آپ نے سرکار مدار پاک سے کہا کہ شیخ محی الدین عربی کی کتاب فصوص الحکم کا درس دے دیجئے۔آپ نے فرمایا علم باطن درس وتدریس سے حاصل نہیں ہوتا یہ علم تو سینہ بہ سینہ حاصل ہوتا ہے اور آپ کو نسبت مداریہ سے نواز دیا اور آپ اس درجہ صاحب کمال ولی ہوگئے تھے کہ خاک کو اکسیر بنادیتے۔

(تاریخ سلاطین شرقی وصوفیاء،جونپور۔ص ۱۴۰۴،۱۳۹۸)

سرکار سیدنا قطب المدار جونپور میں

حضرت سرکار سرکاراں حضور سیدنا مدار العالمین نے کالپی چھوڑ کر قنوج پھر مکن پور میں قیام فرمایا اور وہاں سے جونپور تشریف لے گئے مخلوق خدا کی ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دینے لگے اور مخلوق خدا آپ کے گرد جمع ہونے لگی اور ہزاروں لوگوں کو سرکار مدار پاک سے فیضیاب ہونے کا موقع میسر آیا جو بھی لوگ سرزمین جونپور اوراس کے اطراف سے سرکار مدار پاک کے پاس آئے تو آپ کی دعا کی برکت سے ان لوگوں کی پریشانیاں دور ہوئیں اور وہاں کی مخلوق بڑی خوش ہوئی۔ (سفرنامہ زندہ شاہمدار)

شانِ قطبیت قطب المدار کا مرتبہ

قطب المدار زندہ شاہ مدار کے مرتبہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے رسالۂ الیاس میں تحریر ہے المدار محل بین النبوۃ والولایۃ مدار کا مقام درجۂ ولایت اور نبوت کے درمیان ہے یعنی نبیوں سے چھوٹا اور ولیوں میں ایک بلند مقام جس کا اندازہ بغیر فنا اور بقا نہیں لگایا جا سکتا۔ جس ذات بابرکات کی روحانی تربیت خود سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم روحانیت میں فرمائی ہو اور چشمۂ فیض سے سیراب کیا ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت مولیٰ علی شیر خدا و مہدی عسکری کی روح پاک نے باطنی تربیت دیکر سرکار سیدنا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا اور سرکار کائنات رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قطب المدار زندہ شاہ مدار کو ہندوستان کی ولایت پر معمور فرمایا ہو اور جو کمال آثار نبوت کا مظہر ہو اور جس سے فیض عالم کائنات کو حاصل ہوا ہو جس کی عمر مبارک پانچ سو چھیانوے سال کی ہوئی ہو اور زندگی بھر جس نے کچھ نہ کھایا ہو اور نہ پیا ہو جو دنیا کی تمام حوائج سے بے نیاز ہو کر مقام صمدیت پر فائز ہو جس نے زندگی بھر ایک کپڑا پہنا ہو اور وہ جنتی جامہ سردار ملائکہ عنصری کے ذریعہ سے رسول اللہ نے زیب تن کرایا ہو جس مبارک لباس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی وہ لباس پرنور جس کو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک

سے عطا کیا ہو جو کبھی نہ میلا ہوا اور نہ پھٹا اور از اول تا آخر پوری زندگی صاف وشفاف رہا جس کے چہرے پر سات نقاب رہتے ہوں کیونکہ دیکھنے والے عوام تو عوام علماء ومشائخ جمالِ الٰہی کی تاب نہ لا کر سجدہ ریز ہو جاتے تھے یہ سب آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو کہ سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار پر خاص توجہ ہے۔

دُرُّ المنظم فی مناقب غوث الاعظم میں حضرت انور علی قلندری قادری تحریر فرماتے ہیں کہ جب اللہ رب کائنات کسی بندے کو مرتبۂ قطب المدار سے نوازتا ہے تو اس کے لئے ایک تخت عالم مثال میں بچھاتا ہے۔ اس پر اس کو بٹھا دیا جاتا ہے اور اس کی مکان کی صورت بحیثیت بناتا ہے بعد میں اسماء کا خلعت دیا جاتا ہے جن کا طالب تمام عالم ہے پھر اس سے حلہ ظاہر ہوتے ہیں یہ سب قطب المدار کو تاج کرامت دیا جاتا ہے اس وقت حالت خلیفہ کی ہوتی ہے پھر اللہ پاک حکم دیتا ہے تمام عالم کو کہ اس سے بیعت کرے اس شرط پر کہ ہر شخص اس کی اطاعت کرے سارا عالم اس کی بیعت میں داخل ہوتا ہے اور تمام ملائکہ آ کر بیعت ہوتے ہیں۔ اور وہ کوئی مسئلہ علم الٰہی سے متعلق ضرور پوچھتے ہیں اور وہ بحیثیت مرتبہ بتاتا ہے۔

سیدنا علی ہجویری داتا گنج بخش کی کشف المحجوب کے حاشیہ کے صفحہ ۳۴۵ پر تحریر ہے کہ قطب المدار وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں کائنات

عالم کی باگ ڈور ہو۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوب جلد اول حصہ دوم کے صفحہ ۱۱۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب یعنی قطب المدار کا سر آنحضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کے نیچے ہے۔ قطب المدار انہیں کی حمایت و رعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام کرتا ہے۔ اور عہدہ مداریت سے برآ ہوتا ہے۔ اسی مکتوب کے صفحہ ۱۵۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ قطب الارشاد جو جامع کمالات فردیہ کا ہوتا ہے بہت عزیز الوجود ہے اور بہت قرنوں کے بعد ظاہر ہوتا ہے عالم ظلماتی اس کے نور سے نورانی ہو جاتا ہے اور نور ارشاد اس کا سارے عالم کو شامل ہوتا ہے۔

عرش سے فرش تک جس کسی کو رشد و ہدایت ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہے تو اسی کے واسطے سے ہوتی ہے اور بنا اس کے توسل کوئی شخص اس دولت کو نہیں پہنچتا ہے اس کا نور ہدایت مثل دریاء کے تمام عالم کو محیط ہے اور وہ بمنزلۂ دریائے ساکن ہے کہ متحرک نہیں ہے اور جو کوئی اس بزرگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس سے خلوص رکھتا ہے یا وہ بزرگ اس کے حال پر متوجہ ہوتا ہے تو بوقت توجہ کے ایک روزن اس دریا سے یعنی اس بزرگ کے قلب سے کھل کر بقدر توجہ اور اخلاص طالب کے اس دریا سے سیراب کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی یاد میں مشغول اور اس عزیز کی طرف متوجہ نہ ہو انکار سے نہیں بلکہ جانتا ہی نہ ہو تو اس

کو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن پہلی صورت زائد ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص اس بزرگ کا منکر ہوتا ہے یا وہ بزرگ اس سے خفا ہے تو وہ چاہے کیسا ہی ذکر الٰہی میں مشغول رہے مگر ہدایت سے محروم ہی رہے گا اور اس کا انکار اس کے فیض کا مانع ہو جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ بزرگ متوجہ عدم افادہ پر ہو اور اس کے ضرر کا ارادہ کرے اور جو لوگ اس بزرگ سے اخلاص و محبت رکھتے ہیں اگرچہ ذکر الٰہی سے غافل ہوں مگر نور رشد و ہدایت ان کو ضرور نصیب ہوگا۔ (مکتوبات امام ربانی)

حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا ہند کے بیشتر صوبوں میں وقت گذرا اور کافی لوگوں کو مشرف بہ اسلام ہی نہیں کیا بلکہ بیشمار اہل ہند کو مبلغ اسلام بنایا اور اپنی خلافت و اجازت سے ممتاز فرما کر ہندوستان کے چاروں طرف روانہ فرمایا۔ عزیزانِ ملت اسلام ہندوستان کے کسی گوشے میں آپ جائیں تو آپ کو حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے نام سے کسی جگہ کو مدار نگر، مدار کا دروازہ، مدار محلّہ، مدار باڑی، مدار تالاب کہا جاتا ملیگا، یہاں تک عوام کی زباں پر مدار کا چاند ہے۔

سرکار سیدنا قطب المدار کے بلند اخلاق اور باطنی تصرف کا آج بھی یہ حال ہے کہ آپ کے آستانۂ پاک پر ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے دلوں میں عقیدت و محبت کا چراغ روشن کئے حاضری دیتے ہیں اور اپنی اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ حضرات بڑے خوش نصیب

ہیں جواللہ کے ولیوں سے عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اوردامن سیدنا زندہ شاہ مداراپنے سروں پر رکھے ہوئے ہیں۔سنی صحیح العقیدہ وہی خوش نصیب ہے جس کے دل میں ہرولی کی عقیدت ومحبت ہواوراس کا سرہرولی کے سامنے خم ہو۔

حضرت سیدنا قطب المدار سرزمین ایران میں

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ،سرزمین ایران میں تشریف فرما ہوئے وہاں آپ نے قیام فرمایا وہاں کی عوام آپ سے فیضیاب ہوئی۔سرزمین ایران میں آپ نے ایک ایسا خطابِ نایاب فرمایا جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگ داخلِ سلسلہ ہوئے اورآپ نے کچھ لوگوں کو خلافت سے بھی نوازا۔جن کے اسماء یہ ہیں۔

حضرت شیخ ابوالنصر مکی ایرانی۔

حضرت مولانا ظہورالاسلام ابن عبدالقیوم علیہ الرحمہ۔

حضرت شیخ محمد بقاءاللہ ایرانی۔

حضرت زید بن خالد شہسوار فارسی ایرانی۔

حضرت شیخ ثناءاللہ ایرانی۔

ایک روز آپ خطاب فرمارہے تھے مجمع بہت کثیر تھا ایک شخص کہنے لگا یہاں پر لوگ کیوں جمع ہیں۔شیخ محمد بقاءاللہ نے بتایا کہ حضرت سید

بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ میرے پیرِ کامل جو کہ رب العزت کی جانب سے درجۂ قطب المدار پر فائز ہیں۔یہ درجۂ ولایت میں سب سے بلند وبالا مرتبہ ہے۔وہ شخص دل میں سوچنے لگا کہ ایسی ولایت کا میں قائل نہیں۔جب تک میں خود کوئی کرامت نہ دیکھ لوں۔

حضرت سید قطب المدار کو اس کے خیال سے آگاہی ہوئی تو آپ نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ اے شخص تیرے سامنے جو درخت ہے یہ کس چیز کا ہے؟اس شخص نے کہا کہ ایک وقت گذرا کہ اس پر بجلی گری تھی جس کو میں برابر دیکھتا ہوں میں کیا بتاؤں کہ یہ کس چیز کا درخت ہے سرکار قطب المدار نے فرمایا اے شخص تو اپنی آنکھ اٹھا اور درخت کی طرف دیکھو اب تم کو معلوم ہوگا کہ یہ درخت کس چیز کا ہے۔اس نے اپنی نظر اٹھائی تو کیا دیکھا کہ درخت ہرا بھرا ہوگیا ناریل کے پھل دکھائی دینے لگے سرکار سیدنا قطب المدار نے فرمایا کہ اے شخص اب تو تیری آرزو پوری ہوگئی وہ شخص آپ کے قدموں پر گر گیا اور کہنے لگا کہ سرکار آپ مجھے معاف فرمادیں آپ نے اس کو اٹھایا اور فرمایا مجھے یہ خطرہ ہے کہ کوئی اس کو کاٹ نہ دے اس درخت کے پھلوں میں یہ تاثیر ہے کہ اس کو کھانے والا اور پینے والا آنکھوں کے جملہ امراض سے محفوظ ہوگا اور کبھی نابینا نہ ہوگا آپ کی کرامتیں سرزمینِ ایران میں مشہور ہیں۔

(نجم الہدیٰ)

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار
سرزمین کابل میں

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سرزمین کابل تشریف فرما ہوئے آپ کے ساتھ آپ کے کافی خلفاء مریدین تھے کابل میں ایک جگہ پر آپ قیام پذیر ہوئے یہاں سے کچھ دور ایک کنواں تھا۔ آپ کے مریدین پانی لینے کنویں پر پہنچے اس کنویں پر جو لوگ تھے ان لوگوں نے پانی لینے سے روک دیا۔ تو وہ لوگ وہاں سے واپس آ کر حضور سید بدیع الدین قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی حاصل نہ ہونے کی وجہ بتائی۔

سرکار سیدنا قطب المدار نے فرمایا تم لوگ جاؤ اور کنویں سے کہہ دینا کہ حضرت امیر المومنین حیدر کرار ساقی کوثر حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا کے پوتے سید بدیع الدین نے اے کنویں تم سے پانی طلب کیا ہے آپ کے مریدین نے بس سرکار مدارِ پاک کا پیغام سنایا ہی تھا کہ کنویں سے پانی اوپر کو ابل پڑا۔ پھر جس قدر برتن تھے گھڑے تھے وہ سب پانی سے بھر لئے گئے۔ جن لوگوں نے پانی دینے سے روکا تھا وہ لوگ سرکار سیدنا قطب المدار کے قدموں پر گرے اور رو رو کے معافی چاہی آپ نے ان لوگوں کی غلطی کو معاف فرما دیا اور پھر آپ نے فرمایا

کہ کسی پیاسے کو پانی پلانے سے اللہ پاک ثواب عطا فرماتا ہے۔ آج کے بعد کسی کو پانی پلانے سے منع مت کرنا آپ کی اس کرامت کا چرچہ جگہ جگہ ہونے لگا۔ اس کے بعد سرکار مدارِ پاک کی خدمت میں ایک شخص آتا ہے اور آپ سے عرض کرتا ہے کہ سرکار میری ایک بچی ہے جو کہ حسین وجمیل ہے لیکن آنکھوں کی روشنی سے معذور ہے اور کہتا ہے کہ سرکار یہی بچی ہے اور کوئی میرے پاس بچہ بھی نہیں ہے آپ میری بچی کے لئے دعا فرمادیں کہ میری بچی کی آنکھوں میں روشنی آجائے۔ سرکار سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ نے وبارگاہِ رب قدیر میں دعا فرمائی اللہ پاک نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اس بچی کو بینائی عطا ہوئی۔

سیر المدار کتاب کے صفحہ ۶۹ تا ۷۰ پر یہ عبارت تحریر ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پروردگار عالم کی طرف سے مرتبۂ مدار یہ عطا ہوا مطالب رشیدی بزبان فارسی صفحہ ۱۴۲ پر تحریر ہے کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت پر قطب الارشاد تھے۔ لطائف اشرفی صفحہ ۱۱۹ پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے مفردون پر تھے یہی عبارت سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۲۰۲ پر تحریر ہے۔

مدارِ اعظم کے صفحہ ۵۳ پر تحریر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمانۂ نبوت سے پہلے قطب المدار کے مرتبے پر فائز تھے۔ دُرُّ المنظم فی مناقب غوث الاعظم کے صفحہ ۵۰ پر تحریر ہے کہ پہلا مرتبہ قطبیت کا ہے قطب اس کو کہتے

ہیں جو عالم میں منظور نظر حق تعالیٰ ہو ہر زمانے میں اور وہ قلب اسرافیل علیہ السلام پر ہوتا ہے۔ اور قطبیت کبریٰ قطب الاقطاب یعنی قطب المدار کا مرتبہ ہے جو مرتبۂ باطن نبوت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور یہ مرتبہ مخصوص ورثہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم کیلئے رحمت ہی رحمت ہیں اور اکملیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ تو خاتم ولایت اور قطب الاقطاب وہی ہوگا جو باطن نبوت پر ہو۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فصل ۱۴۱ ویں باب ۱۹۸ فتوحات میں لکھا ہے کہ قطب الاقطاب وہ ہے جس کے مرتبہ سے اعلیٰ سوائے نبوت عامہ کے اور کوئی مرتبہ نہ ہو۔

درالمعارف صفحہ ۲۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"روزے در مجلس شریف مذکور اقطاب آمد حضرت ایشاں فرمودند کہ حق سبحانہ تعالیٰ اجرائے کارخانۂ ہستی و توابع ہستی قطب المدار راعطا می فرماید وہدایت و ارشاد و رہنمائی گمراہان بدست قطب الارشاد می سپارد بعد ازاں فرمودند کہ حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ قطب المدار بودند وشانِ عظیم دارند وایشان دعائے کردہ بودند کہ الٰہی مرا گرسنگی نہ شود ولباس من کہنہ نہ گردد ہمچناں شد کہ وبعد ازیں دعا بقیہ در تمام عمر طعامے نخوردند لباس ایشاں کہنہ نہ

گشت ہموں یک لباس تا ممات کفایت کرد۔"

(ترجمہ) ایک روز مجلس شریف میں اقطاب کا ذکر آیا ان حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سبحانہ تعالیٰ نے کارخانۂ ہستی کا جاری رکھنا اور اس کا تابع کرنا قطب المدار کو عطا فرمایا ہے۔ اور گمراہوں کی رہبری و رہنمائی کا کام قطب ارشاد کے سپرد فرمایا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ قطب مدار ہوئے ہیں اور بہت بڑی شان والے ہیں اور قطب المدار نے دعا مانگی تھی اے پروردگار عالم مجھ کو کھانے پینے کی خواہش نہ رہے اور میرا لباس کبھی پرانا نہ ہو جیسی آپ نے دعا مانگی تھی ویسا ہی ہوا جب آپ کی دعا قبول ہوگئی پھر آپ نے تمام عمر کھانا نہیں کھایا اور نہ کبھی آپ کا لباس میلا ہوا اور نہ اس کے دھونے کی ضرورت ہوئی آپ نے تمام عمر ایک ہی لباس میں بسر فرمائی۔

وحدت الوجود کے نام سے ایک کتاب ہے جو کہ عربی میں ہے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے حضرت عبدالعلی فرنگی محلی نے کیا اور کچھ ہی وقت پہلے اسی کتاب کا اردو میں ترجمہ حضرت علامہ شاہ ابو الحسن نے دہلی سے کیا جس کے صفحہ ۷۱ تا ۷۲ پر لکھتے ہیں "تمام خلائق میں انسان کامل اور اللہ کا خلیفۂ اجل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دنیا میں آپ کی تشریف آوری سے پہلے انبیاء ورسل آپ کے نائب تھے اور وہ اللہ پاک کے خلفاء تھے۔ آپ کی وفات شریف کے بعد قطب الاقطاب آپ کا نائب اور اللہ کا خلیفہ اور اس کی مہر ہے وہ تمام اولیاء اللہ کا امام ہے اور اس کی امامت اس طرح پر ہے کہ بعض عوالم میں کرسی پر بیٹھتا ہے تمام اولیاء صف بہ صف اس کے سامنے آتے ہیں ان اولیاء اللہ میں افراد کا شمول نہیں ہے کیونکہ فرد دائرہ قطبیت سے خارج ہے۔ قطب الاقطاب کے دو وزیر ہوتے ہیں ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف بیٹھتا ہے صوفیائے کرام کی اصطلاح میں دو وزیروں کا مقام امامت ہے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم قطب الاقطاب تھے اور حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما آپ کے دو وزیر تھے۔

شیخ اکبر نے فتوحات میں لکھا ہے کہ قطب الاقطاب اپنے وزیروں اور دوسرے اولیاء اللہ کو جو کہ ابدال اور اوتاد وغیرہما ہیں حکم دیتا ہے کہ وہ کائنات کو اللہ کا فیض ان کی استعداد کے موافق پہنچائیں اللہ تعالیٰ نے ان پر جس کام کی صلاحیت رکھی ہے وہی ان کی طلب ہے اور وہی ان کو ملنا چاہئے۔

شیخ اکبر نے فتوحات میں لکھا ہے قطب الاقطاب اپنے زمانہ کے اولیاء اللہ میں سب سے افضل ہے اور ولایت باطنی میں اللہ کا خلیفہ یعنی اقطاب میں ولایت باطنی کے ساتھ ساتھ خلافتِ ظاہری ہوتی ہے۔

حضرت مولانا فرید احمد عباسی تحریر فرماتے ہیں

''قطب اصغر کے ماتحت ۴۹ اغواث بدری ہوتے ہیں قطب اکبر ۴۸ قطب اصغروں پر سرداری کرتا ہے اور اغواث اکبر ۴۸ غوث اصغروں پر مامور ہوتا ہے۔ قطب اکبر الکبائر کے ماتحت ۲۷ قطب اکبر ہوتے ہیں غوث اکبر الکبائر کے ماتحت ۴۴ اغواث ہوتے ہیں۔ قطب اعظم ۴۰ قطب اکبر الکبائر پر مقرر ہوتا ہے۔ حضرت غوث الاعظم ۲۴ ۳ غوث اکبر الکبائر پر مامور ہوتا ہے۔ قطب اکبر اعظم ۲۲ قطب اعظم پر سرداری کرتا ہے۔ غوث اکبر اعظم ۲۲ حضرت غوث اعظم پر حکمرانی کرتا ہے۔ قطب عالم کا یہ منصب ہے کہ وہ تمام دنیا کے قطب اکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے۔ غوث عالم تمام دنیا کے غوث الاکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے اور ایک قطب الاقطاب ایک قطب عالم پر مامور ہوتا ہے۔ اور ایک حضرت غوث الاعظم ایک غوثِ عالم کے حاکم بالا دست ہوتا ہے اور ہر حاکم زیردست اپنے حاکم بالا دست سے رجوع کرتا ہے۔ ان سب پر قطب مدار حاکم ہوتا ہے قطب مدار بر قلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم می باشد قطب مدار تمام غوث واقطاب کا سردار ہوتا ہے۔ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عالم میں ایک زندہ مثال ہوتا ہے جس کو علم باری تعالیٰ سے پورا حصہ ملتا ہے اور یہی اپنے زمانے میں بے واسطہ حضور

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوتا ہے انسان کامل ہوتا ہے تمام اشیاء کی اصل ہوتا ہے سب اس کے تابع فرمانبردار ہوتے ہیں۔ یہی فردُ الافراد کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جو احکام اس عالم انتظام کے لئے دربار نبوی سے صادر ہوتے ہیں ان کو اپنے ماتحت اغواث واقطاب نجباء نقباء اور ابدال کو درجہ بدرجہ پہنچاتا ہے اور یہ حضرات درجہ بدرجہ جو واقعات ہوتے ہیں حضرت قطب المدار کے سامنے پیش کرتے ہیں اور قطب مدار دربار نبوی میں پہنچاتا ہے۔

حضرت سرکار سیدنا قطب المدار کی دعا اور ساحروں کا قبول اسلام

سرکار سید بدیع الدین احمد قطب المدار کا گذر ایک ایسے مقام سے ہوا جہاں کے باشندے ماہر جادوگر تھے۔ لوگوں کو بھونکنے والا کتا بنا دیتے اور اندھا کر دیتے۔ سرکار سیدنا قطب المدار نے فرمایا کہ ان کو ہدایت کرنی چاہئے تا کہ شر وفساد سے باز آجائیں شرک چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیں بت خانے توڑ دیں اور جادو ترک کر دیں جب سیدنا قطب المدار ان کی اصلاح کی جانب متوجہ ہوئے تو ساحروں نے جادو کرنا شروع کر دیا اور اپنے جادو سے نظر بندی کا مظاہرہ کرنے لگے لیکن ان کے تمام ساحرانہ وار خالی ہو گئے اور جادو کا مطلق اثر نہ ہوا

جب جادوگر اپنے فن کا مظاہرہ کر کے تھک گئے اور انہیں کامیابی کی امید نہ رہی تو سرکار سیدنا قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کی درخواست کی تو سرکار نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی ناقص حرکتوں سے باز آکر معافی کے طلبگار ہو سارے جادوگر تائب ہوئے جادو ترک کر دیا اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ صدق دل سے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہ سے شیخ محمد لاہوری کا فیضیاب ہونا

حضرت شیخ محمد لاہوری بہت بڑے عابد وزاہد اپنے وقت کے ایک بڑے عالم اور حافظ قرآن تھے۔ یہ حج کے ارادے سے گھر سے چلدئے سرکار سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہ اس زمانے میں گجرات میں قیام فرماتے۔ شیخ محمد لاہوری بھی آپ کی خبر سن کر پہنچتے ہیں حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار نے شیخ محمد لاہوری کے سامنے نقاب چہرے سے ہٹایا کہ جس قدر وہاں پر حاضرین تھے سب کے سب قدموں پر گر پڑے اور شیخ محمد لاہوری سرکار سیدنا قطب المدار کے عاشق ہو گئے۔ شیخ محمد لاہوری نے سب مال اسباب غرباء کو دیدیا اور آپ کے ساتھ ہو لئے۔ مگر آپ کو ہمیشہ حج کا خیال آیا کرتا تھا کیونکہ آپ حج کے ارادے سے گھر سے چلے تھے۔ ایک روز سرکار زندہ شاہ مدار نے شیخ محمد لاہوری سے فرمایا کہ شیخ محمد تم میرا طواف کر لو

حج ادا ہو جائے گا۔ شیخ محمد لاہوری تو پیر کے عاشق ہی تھے فوراً ہی عمل کرنا شروع کر دیا دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سرکار سیدنا قطب المدار تو ہیں نہیں بلکہ خانۂ کعبہ ہے اور میں خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور بہت لوگ خانۂ کعبہ کے طواف میں مشغول ہیں۔ جب شیخ محمد لاہوری حج بیت اللہ سے فارغ ہو گئے تو دیکھا حضرت قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہیں اور بار بار یہ خیال آتا تھا کہ اللہ پاک جانے یہ حج ادا ہوا کہ نہیں۔ دوسرے دن حضرت سرکار زندہ شاہ مدار نے شیخ محمد لاہوری کو بلا کران کے چہرے پر اپنا دستِ مبارک پھیرا پھر دیکھتے کیا ہیں کہ ملک حجاز میں ہیں اور آپ نے حضرت سرکار زندہ شاہ مدار کی آواز سنی کہ فرماتے ہیں کہ جب تک حج کے ایام آئیں وہیں رہو پانچ ماہ یہ مکہ میں رہے جب حج سے فارغ ہوئے ہیں اسی وقت دیکھا کہ حضرت سرکار زندہ شاہ مدار کی خدمت میں حاضر ہیں حضرت شیخ محمد لاہوری سات سال سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار کی خدمت میں رہے قسم قسم کے تصرفات دیکھتے رہے۔ آخر منصب ولایت پر پہنچے اور ساری عمر سرکار سیدنا قطب المدار کی خدمت میں گذار دی۔

شجرہ مداریہ سے فیضیاب مرید وخلیفہ

نظامی، قادری، چشتی، سہروردی کہ ہوں نوری، سبھی کو سلسلہ پہنچا

مدار العالمین کا ہے کچھ مختصراً اسمائے خلفاء مندرجہ ذیل ہیں قریبی سلسلہ علی

بصریؒ، حبیبؒ وبایزیدؒ حضرت بدیع الدینؒ بہت ہی مختصر شجرہ مدار العالمین کا ہے۔

(۱) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔ مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اوّل حصہ اوّل صفحہ نمبر ۶۰۔ (۲) آفتاب مداریت کی کرن چمنستان نقشبندیہ پر بھی ہے۔ مدار اعظم صفحہ ۱۸۹۔۱۸۷۔ جواہر ہدایت صفحہ ۱۷۲۔۱۷۳۔ (۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔ مقالات طریقت صفحہ ۱۸۸۔ (۴) حضرت مولانا سلیمان صاحبؒ پھلواری شریف بہار کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل ہے۔ سلسلۃ الذہب صفحہ ۱۶۰۔ (۵) حضرت بابا کپور گوالیاریؒ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔ اخبار الاخیار صفحہ ۲۷۳۔ (۶) حضرت ابوالعباس احمد بن مسروقؒ جو خراسان (طوس) کے اجلہ مشائخ واکابرین میں ہیں آپ کی وفات ۲۹۹ھ میں ہوئی آپ کو براہ راست قطب المدارؒ سے بیعت وخلافت حاصل ہے۔ تاریخ اولیاء جلد اول صفحہ ۲۶۸ انوار الاتقیاء، آئینۂ نسب صفحہ ۱۴۱ (۷) حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت آپ کی خانقاہ اوچہ ملتان میں ہے۔ آپ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔ سفینۃ الاولیاء۔ (۸) سلسلہ رفاعیہ کے بزرگ حضرات کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل ہے۔ الشجرات الرفاعیہ صفحہ ۲۱۸۔۳۰۶۔ (۹) حضرت شیخ محمد

لاہوریؒ کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔انیس الابرار (۱۰) حضرت شیخ سرکار سیدمخدوم اشرف سمنانی کچھوچھویؒ بھی مدار پاک کے خلیفہ ہیں۔لطائف اشرفی صفحہ ۹۵۔۳۵۴حضورمحبوب یزدانی سیدنا مخدوم اشرف کچھوچھویؒ نے خرقہ خلافت کی پانچ قسمیں بتائی ہیں جس میں پانچویں قسم خرقۂ محبت ہے یعنی اگرکوئی بزرگ کسی بزرگ کوخرقۂ محبت عطا کریں تواس سے بھی اثبات خلافت ہوجائے گا۔حضرت بیان کرتے ہیں جب میری ملاقات حضرت بدیع الدین قطب المدار سے ہوئی تو بوقت واپسی میں نے انہیں شایان شان رخصت کیا اورمدار پارک نے مجھ کوخرقۂ محبت عطا کیا۔ لطائف اشرفی صفحہ۹۵،۳۵۴ سے آخرصفحہ ۲۷۔۲۸۲۔(۱۱) حضرت شاہ میناؒ شاہ لکھنوٴ کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔ملفوظات شاہ مینا۔حضرت قطب المدارؒ کی دی ہوئی ایک جانماز بھی خاندان میں موجود ہے۔(۱۲) حضرت قیام الدین جلال آبادیؒ کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھااورخلیفہ بھی تھے جن کی خانقاہ چین میں ہے۔تجلیات مداریت صفحہ ۱۰۷،محمدی بڑی تقویم ۱۴۰۹ھ صفحہ ۲۴۔۲۵۔فضائل اہل بیت اطہاروعرفان قطب المدار صفحہ ۱۷۷،صفحہ۱۸۲(۱۳) حضرت زاہد بختانی کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اورخلیفہ بھی تھے جن کی خانقاہ روم میں ہے۔تجلیات مداریت صفحہ ۵۸۔ ۱۰۷،محمدی بڑی تقویم ۱۴۰۹ھ،صفحہ ۲۴۔۲۵(۱۴) حضرت شیخ نصیرالدین المداریؒ کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھااورخلافت بھی جن کا مزارشریف کوہ

ہمالہ پر ہے۔تجلیات مدار صفحہ ۱۰۷ محمدی بڑی تقویم ممبئی ۱۴۰۹ھ، صفحہ ۲۴۔۲۵ (۱۵) حضرت یوسف اوتاد کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اورخلافت بھی جن کا مزارشریف بخارا میں ہے۔تجلیات مدار صفحہ ۱۰۷ محمدی بڑی تقویم ممبئی ۲۴۔۲۵۔(۱۶) حضرت شیخ ابوالنصر مکی کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھااورخلافت بھی جن کا مزارشریف ایران میں ہے۔(۱۷) حضرت ظہیرالدین دمشقی کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا جن کا مزارشریف مصرمیں ہے۔(۱۸) حضرت شیخ محمود بن خواجہ غیاث الدینؒ کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا جن کا مزارشریف بدری ناتھ ہمالیہ پر ہے۔(۱۹) حضرت سیداجمل بہرائچی کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھااورخلافت بھی حاصل تھی۔ مزارمقدس بہرائچ یوپی انڈیا میں ہے۔(۲۰) حضرت سید احمد داعی پور خلیفہ شاہ خیرات علیؒ کالپوی کوبھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔منہاج الطریق تجلیات مداریت صفحہ ۱۶۵۔(۲۱) حضرت شاہ جی محمد شیر میاں پیلی بھیتی کو بھی سلسلہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔ جواہر ہدایت عبدالقدیر میاں ۔تجلیات مداریت صفحہ ۱۶۳۔ (۲۲) حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کوبھی سلسلہ سے مستفیض تھے۔تذکرۃ المتقین حصہ دوم صفحہ ۱۶۷،تجلیات مداریت صفحہ ۱۶۱۔ (۲۳) حضرت مولانا صوفی فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ کوبھی سلسلہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی آپ کا مزارمبارک افغانستان میں ہے (فضائل اہل بیت اطہاروعرفان قطب المدار صفحہ

۱۷۷۔۱۸۲۔ تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۱۔ (۲۴) حضرت سید جلال الدین عرف سید شاہ دانا بریلوی۔ آپ کی خانقاہ بریلی شریف یوپی انڈیا میں ہے۔ تاریخ ولادت ۶۱۲ھ شہر بخارا۔ تاریخ رحلت ۷۳۱ھ آپ کو سلسلہ مداریہ حاصل تھا اور جلیل القدر خلیفہ بھی ہیں فاتحہ قطب المدارؒ میں آپ کا نام نامی اسم گرامی لیا جاتا ہے۔ آپ اولاد علی ہیں دانا کا لقب حضرت قطب المدارؒ نے عطا کیا تھا۔ جب نادانوں کی نادانی کا بازار گرم تھا تو حضرت قطب المدار نے بریلی کی جگہ آپ کیلئے مقرر کردی رسالہ محمدی، بڑی تقویم ممبئی ۱۴۲۲ھ۔ ۱۴۲۸ھ تاریخ بزرگان بریلی شریف صفحہ ۲۷۔ شمس الافلاک جلد دوم صفحہ ۲۱۰، گلستان مدار صفحہ ۲۷۵۔۲۰۳، سید الاقطاب صفحہ ۶۵ جواہر خمسہ صفحہ ۵۴، سبع طرائق صفحہ ۱۹۳، واقعات پیر سید محمد حنیف صفحہ ۲۳، نقیب وقت صفحہ ۹۴، حیدرآباد سندھ۔ تاریخ بدیع صفحہ ۵۳، کراچی پاکستان، تاریخ سلاطین شرقیہ اور صوفیائے جونپور صفحہ ۱۴۴۳۔۱۴۴۴، تذکرہ مدار العالمین صفحہ ۴۶، حضرت حکیم عبدالرحمن چشتی قادری۔ جمال مداریت صفحہ ۱۷، ذوالفقار بدیع صفحہ ۵۴، درمان صفحہ ۱۳۔۱۴، گوہر آبدار صفحہ ۳۷، گلستان فقراء و اسرار سید الفقراء۔ دانائے حقیقت معرفت بہ فیضان نسبت وغیرہ۔ (۲۵) حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کوڑہ جہان آباد کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اور اویسی خلیفہ بھی تھے (۹۷۳۔۱۰۴۷ھ) تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۱۰۔ (۲۶) حضرت

سید محمد کالپویؒ کو بھی سلسلہ مداریہ خلافت واجازت حاصل تھی۔ تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۱۶۔ (۲۷) حضرت شیخ عبدالقادر ضمیریؒ کو بھی اجازت خلافت حاصل تھی آپ کا مزار شریف شری لنکا میں ہے۔ تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۰ (۲۸) حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوریؒ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اور بڑی عقیدت والے صاحب تھے۔ جونپور یوپی تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۱، تاریخ سلاطین شرقیہ اور صوفیائے جونپور (۲۹) حضرت سید جمال الدین جان من جنتیؒ مرید وخلیفہ آپ کو بھی اجازت وخلافت حاصل تھی ہیلسہ بہار انڈیا۔ تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۱، فضائل اہل بیت اطہار وعرفان قطب المدار صفحہ ۱۷۷۔۱۸۲۔ (۳۰) حضرت سید احمد بادیاؒ پا آپ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اور خلافت بھی حاصل تھی کلوابن مئو اتر پردیش انڈیا میں آرام فرما ہیں۔ فضائل اہل بیت اطہار وعرفان قطب المدار صفحہ ۱۷۷۔۱۸۲، تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۱ (۳۱) حضرت حاجی ملنگ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اور خلیفہ بھی ہیں۔ تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۱۔ (۳۲) مفتی شریف الحق امجدی کو سلسلہ مداریہ حاصل ہے حاصل شدہ سلاسل طریقت میں سلسلہ بدیعیہ (مداریہ) لکھا ہے۔

آج نہیں تو کل سہی تم بھی کہو گے ایک دن
ہم نے کیا ہے انتخاب سلسلہ مداریہ

معارف شارح بخاری صفحہ ۲۴۲، تجلیات مداریت صفحہ
۱۴۰۔(۳۳) حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔
تذکرۃ المتقین جلد دوم صفحہ ۱۱۷۔

چمن میں تلخ نوائی مری گوارہ کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

(۳۴) حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ پر فیضان مدار کی بارش ہے اجازت وخلافت حاصل ہے۔تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۳۳، مدح حضور نور صفحہ ۱۰۸ (۳۵) حضرت سراج السالکین سید ابوالحسن نوری برکاتی مارہروی کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا اوراجازت وخلافت بھی حاصل تھی۔ النوروالبہا فی اسانید الحدیث صفحہ ۲۷،تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۸۶،صلوۃ مداریہ۔

اک ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
کچھ لوگ اپنے اپنے ظرف سے جانے پہچانے گئے

(۳۶) حضرت حافظ وقاری مولانا مفتی احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی مداری بھی ہیں۔فاضل بریلوی کو مارہرہ مطہرہ سے جن سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت حاصل ہے ان میں سلسلہ بدیعیہ (مداریہ) بھی ہے۔چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں:

خامساً: اجزتکم بجمیع سلاسل الطریقة الانیقة

التی انا مجازٌ بها وماذونٌ فیها بالاستخلاف لارشادِ الخلیفة للخلیفة وهی (۱) الطریقة العلیة القادریة البرکاتیة الجدیدة (الیٰ ان حرر) (۱۲) والسلسلة البدیعیة".

طریقت کے ان تمام دل پسند سلسلوں کی بھی اجازت دیتا ہوں ان میں کسی کو اپنا قائم مقام جانشین کرنے کا صاحب خلافت کے ارشاد کے مطابق میں ماذون ہوں۔ وہ سلاسل طریقت یہ ہیں۔(۱) طریقہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ (الی ان قال) (۱۲) سلسلۂ بدیعیہ (مداریہ) الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ ص ۸۳/۸۲)

تذکرہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۹۹۔سوانح اعلیٰ حضرت حضرت علامہ بدرالدین رضوی) تذکرہ اکابر اہلسنت (حضرت مولانا شفیق احمد شریفی) علمائے حرمین اوراعلیٰ حضرت صفحہ ۲۲۔۲۳۔ ۲۶۔ ۲۸۔۱۸۴۔۱۸۵،حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۸۰۔ (۳۷) حضرت نعیم عطا شاہ صاحب سلون شریف ضلع رائے بریلی ، یوپی کو بھی سلسلہ مداریہ حاصل تھا۔تذکرۃ المتقین صفحہ ۱۵۲۔آپ کا ایک مصرعہ ہم ہوں جیسے مکن پور میلہ۔ جب تک حیات رہے قطب المدار۔قطب الارشاد۔قطب الاقطاب۔قطب العالم۔قطب اکبر۔ بدیع العجائب حضرت سید بدیع الدین مکن پور شریف حاضر آستانہ ہوتے رہے۔ یہ سارے القاب شریعت،طریقت کے صفحہ ۳۹۵ پر موجود ہیں۔نئی کشف المحجوب سے

حضرت قطب المدارؒ کا نام اورواقعہ ہٹا ہوا ہے۔ پرانی کشف المحجوب ترجمہ فیروز الدین کے صفحہ ۳۴۵ پر موجود ہے۔ جس قدر بھی تاریخ تصوف کی کتابیں ہیں سبھی اجرائے سلسلہ عالیہ، مداریہ کی بابنگ دہل اعلان کررہی ہیں۔

نرالے پھول اس گلشن میں بس کھلتے ہیں یارب
ترے ابر کرم کی ہو سدا امداد یا اللہ

سیدنا زندہ شاہ مدار کے ارشادات وتعلیمات

☆ طالب حق کولازم ہے کہ ادائیگی فریضۂ نماز کے بعد نوافل کی کثرت کرے اورشب وروز ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔

☆ ہوس طمع سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے ہر سانس یادِ الٰہی میں گذرے ہرلمحہ مولیٰ کی رضا ہی کومدنظر رکھے۔

☆ دل کو ہر برے خیال سے بچائے۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ رحم دلی اور حسن سلوک سے پیش آئے۔

☆ نفس کی شرارتوں میں ہرگز مبتلا نہ ہو۔

☆ ہروقت اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے۔

☆ عیب جوئی اور غیبت سے سخت پرہیز کرے اور ہمیشہ سنتِ رسالت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی بسر کرے۔

☆ ایمان قول وعمل کے مجموعہ کا نام ہے قول وعمل کی مطابقت کے بغیر حق عالیٰ کے پاس مقبولیت نہیں۔

☆ ایمان کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے۔

☆ توحید اور اخلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد مضبوط کیجئے۔

☆ ہر شخص کے پاس ایک ہی دل ہے پھر اس میں دنیا وآخرت کی محبت یسے ممکن ہے۔

☆ بغیر عمل علم بے حقیقت ہے وہ آخرت میں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔

☆ صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کردے اور اللہ ب العزت کے سوا کسی کے ساتھ بھی سکون نہ لے اپنی جانب سے کسی ی دل آزاری نہ کرے۔ اور غرباء مساکین کی ہمیشہ مدد کرے۔

رکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کی وصیت

حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار نے فرمایا کہ سید دارغون وسید ابوتراب فنصور وسید ابوالحسن طیفور کو میں نے اپنا جانشین یا اوراجازت، بیعت وخلافت سے سرفراز کیا ان تینوں کو بجائے میرے ور کرنا اور جو کوئی پریشانی سامنے آئے تو ان کی طرف رجوع کرنا ان نوں بھائیوں کو "کنفسٍ واحدۃ" فرمایا۔

(حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خواجہ ابو محمد ارغون جس وقت ذکر الٰہی فرماتے تھے تو آپ کی زبانِ مبارک سے عجیب وغریب خوبصورت آواز نکلتی تھی سرکار قطب المدار نے آپ کو لقب ارغون کا دیا۔ آپ دُرودِ پاک کا ورد بہت رکھتے تھے آپ اپنی خوبصورتی میں لامثالی تھے آپ جس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تھے تو ہوا اور پانی موجیں لینے سے رک جاتا تھا۔ اور آپ سے اہل کفار کثرت سے مشرف باسلامً ہوتے تھے یہاں تک کہ چرند وپرند اور حاضرین آپ کی تلاوت سن کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔

ایک دن شاہ محمد اصفہانی آپ کی خدمت میں اسی حالت میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ ابو محمد ارغون کی نظر پڑتے ہی عاشق ہو گئے اور بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی۔ آپ تلاوت سے فارغ ہوئے آپ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرماتے ہیں کیا حال ہے شاہ محمد اصفہانی نے قدم بوسی کی پھر حضرت خواجہ ابو محمد ارغون نے ان کو اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ کو سکون حاصل ہوا۔

جب آپ کا وقتِ وصال قریب آیا تو آپ نے اپنے خلفاء مریدین کو وصیت کی کہ دور دور سلسلہ مداریہ کے لوگ ولایتوں میں رہتے ہیں ان کی خبر لیتے رہنا اور اپنے جد مکرم کے طریق پر چلنے کی ہدایت کرنا۔ آپ کی وفات شریف ۸۹۱ھ ہے۔

حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور آپ کو لوگ ملک العرفاء کہتے تھے یہ تینوں بھائی چندے آفتاب وچندے ماہتاب تھے اور یہ تینوں بھائی حضرت سید عبداللہ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت ابوتراب فنصور علیہ الرحمہ آپ اپنے عمل اور علم میں باکمال تھے اور کیوں نہ ہوتے ایک بڑی شخصیت کے حامل حضرت قطب المدر از ندہ شاہ مدار سے فیضیاب تھے۔ اور آپ کا زیادہ وقت سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار کے ساتھ گذرا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک راستے سے تاجروں کا قافلہ جا رہا تھا ایک جگہ پر وہ لوگ مقیم ہوئے تو کچھ لوگوں نے کھانے میں زہر ملا دیا ان میں سے ایک شخص باہر گیا ہوا تھا اس نے آکر جو دیکھا کہ سارے لوگ بیجان پڑے ہوئے ہیں تو اس نے شور مچایا۔

حضرت ابوتراب فنصور علیہ الرحمہ کا اس طرف سے گذر ہوا آپ نے اس شخص سے دریافت کیا اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں کیلئے دعا فرمائیں آپ کو ان پر رحم آیا اور آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی آپ کی دعا کی برکت سے اللہ کے کرم سے ان لوگوں کے اوپر سے زہر کا اثر چلا گیا اس کے بعد وہ سب لوگ آپ سے عرض کرنے لگے کہ ہمارا مال اسباب سب چلا گیا۔

آپ نے فرمایا پریشان مت ہو اب جاکے دیکھو تمہارا مال آگیا وہ لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ مال ان کا موجود ہے سب مال ان لوگوں کو دستیاب ہوگیا۔ وہ لوگ خوش ہوکر اپنے وطن چلے گئے۔ حضرت خواجہ ابوتراب فنصور رحمۃ اللہ ہر وقت آپ عالم استغراق میں رہتے تھے غرباء مساکین کی بہت خدمت کرتے تھے۔

حضرت سید ابوتراب فنصور رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا نکاح قصبہ دیوہا میں ایک بی بی زاہدہ وعابدہ مہر النساء بنت ملک سید برہان بنت سید سالار کے ہمراہ ہوا۔ آپ کے وطن شریف قصبہ جنارا جو کہ مضافات حلب میں ہے۔

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندان ذوی الاحترام سے ایک دختر زاہدہ وعابدہ بی بی سکینہ کے ہمراہ کیا جن سے نسل شروع ہوئی۔ جب آپ کا وقتِ وصال قریب آیا تو ایک روز اپنے جد مکرم حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے روضۂ انور پر حاضر ہو کر مراقب ہوگئے۔

تو ارشاد فرمایا کہ اے نورِ نظر کیا فکر ہے اویسیت کی نسبت جو مجھ سے تم کو عطا ہوئی ہے اس نسبت کا تاج اپنے لختِ جگر سید محمد ابراہیم کے سر پر رکھ کر اور جمیع طرائق جو کہ تم کو عطا ہوئے ان کی دستار سجادگی سے اپنے نورِ نظر سید محمد دریا سعید کے سر کو مزین کر کے اپنا قائم مقام بنایا اور باقی اپنے صاحبزادوں یعنی سید ابوالمبارک وسید محمد یعقوب وسید محمد

سعید وسید محمد اسحاق وسید محمد محمود کو خلافت واجازت عطا کر کے تمام صوبہ وشہر قصبات میں اشاعتِ اسلام دینی تعلیم دینے کیلئے روانہ فرمایا۔

جیسا کہ آپ نے حضور سرکار سید قطب المدار زندہ شاہ مدار نے حکم دیا اسی کے مطابق ۲۸ر شعبان المعظم اپنی قیام گاہ میں تمام اپنے خلفاء مریدین عزیز واقارب کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنا قائم مقام حضرت سید محمد ابراہیم وحضرت سید محمد دریا سعید کو فرمایا پھر تین دن کے بعد ماہِ رمضان المبارک میں آپ کا وصال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

تاریخ وصال ۸۹۴ھ

حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور آپ کا اسم مبارک ابوالحسن اور لقب طیفور ہے۔

حضرت سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے خواجہ ابوالحسن کا لقب طیفور رکھا کیونکہ یہ منازل سلوک جلدی طے کر لیتے تھے آپ تقویٰ پرہیز گاری اور اپنی عبادت وریاضت ذکر واشغال میں لامثال تھے اور اسی کیفیت میں پوری عمر گذار دی۔ ایک جگہ شدید قحط پڑا مخلوق خدا سخت پریشان تھی فقر وفاقہ کی وجہ سے کچھ لوگ ہلاک ہوگئے ان میں سے ایک گروہ حضرت خواجہ ابوالحسن طیفور کی خدمت میں پہنچا

اور عرض کرنے لگا کہ اے محبوب ہم لوگ اس پریشانی میں مبتلا ہیں آپ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے طفیل تھوڑی توجہ ہم لوگوں کی حالت زار پر رحم فرما کر بارگاہِ خداوندی میں دعا فرما دیجئے تا کہ اس عذاب سے ہم لوگ نجات پائیں حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور علیہ الرحمہ کو ان کے حالِ زار پر رحم آیا اور مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہ رب قدیر میں دعا کی آپ کی دعا کی برکت سے وہ پریشانیاں دور ہوئیں اور لوگ خوش ہوئے۔ آپ کے تصرفات کثرت سے پائے جاتے ہیں جو اشخاص آپ کے پاس آ کر اپنی پریشانیاں رکھتے تھے وہ آپ کی دعا کی برکت سے دور ہو جاتی تھیں۔

حضرت میٹھے مدار

حضرت میٹھے مدار آپ حضرت قاضی محمود علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں آپ کنتور کے رہنے والے تھے آپ بھی اللہ کے ایک ایسے ولی ہیں کہ آپ جس کے حق میں بھی دعا فرماتے تھے آپ کی دعا کی برکت سے لوگوں کی پریشانیاں دور ہو جایا کرتی تھیں اللہ رب العزت کی عبادت وریاضت ذکر اشغال کا کافی شوق رکھتے تھے۔ جس دور میں حضرت سرکار سیدنا زندہ شاہ مدار جونپور سے مکن پور شریف کیلئے روانہ ہوئے تھے تو راہ میں کچھ دن حضرت قاضی محمود کی طرف سے اور کنتور

کے لوگوں کو فیضیاب کرنے کے لئے کنتور میں بھی آپ نے قیام فرمایا۔ ایک دن قاضی محمود نے سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار کو خوشی کی حالت میں دیکھا تو قاضی محمود نے سرکار قطب المدار سے عرض کی کہ جس طرح اس خاکسار وحقیر کو آپ نے اپنی دعا سے سرفراز کیا ہے۔ اور آپ کی نگاہِ کرم سے میں فیضیاب ہوا۔ اب ایک آرزو میری اور ہے کہ آپ کی دعا کی برکت سے میرے یہاں ایک بچہ ہو جائے حضرت سرکار قطب المدار زندہ شاہ مدار نے فرمایا انشاء اللہ اللہ کے فضل وکرم سے میری دعا کی برکت سے آپ کے یہاں بچہ ہوگا نام اس کا میٹھے مدار رکھنا۔

قاضی محمود یہ جملے جو سرکار قطب المدار کی زبانِ مبارک سے نکلے ان جملوں کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بارگاہِ رب قدیر میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ پھر کنتور سے سرکار سیدنا قطب المدار مکن پور شریف کیلئے تشریف لے گئے۔ اور قاضی محمود سے آپ نے فرمایا کہ آپ کنتور میں رہیں جب آپ کے یہاں بیٹا پیدا ہو تو مجھے خبر کرنا کچھ متبرک چیز میں نے اس بچے کے لئے رکھی ہے وہ میں تم کو دیدوں پھر تین سال بعد میٹھے مدار کی پیدائش ہوتی ہے تو قاضی محمود سرکار قطب المدار کی خدمت میں جاتے ہیں۔ اور یہ مسرت بھری خبر دیتے ہیں۔ سرکار مدار پاک یہ خبر سن کر بہت ہی خوش ہو گئے۔ سرکار قطب المدار نے میٹھے مدار کے سر پر دست شفقت رکھا تمام علوم سے نوازا اور آپ قطب مدار کے مرتبہ سے مشرف ہوئے۔ آپ

بہت بڑے عابد وزاہد متقی پرہیزگار ہوئے ہیں اور آپ نے بھی اسلام کی تبلیغ میں اپنی زندگی کو صرف کیا اور جہاں جہاں پریشانیاں تھیں بلائیں تھیں گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ شہر شہر میں تشریف لے جاکر خدا کی مخلوق کے لئے دعا فرمائی اور عوام کو آپ کی دعا سے فیض کامل پہنچا۔

حضرت سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار کے خلفاء باوقار ذیل میں مختصر خلفاء کے اسماء تحریر کررہا ہوں ویسے تو حضور قطب المدار کے خلفاء کی تعداد لاکھ سے زائد ہے۔مختصر خلفاء کے اسماء ملاحظہ فرمائیں

حضرت خواجہ سید ابو محمد محمد ارغون	مکن پور شریف
حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور	مکن پوری شریف
حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور	مکن پور شریف
حضرت خیر الدین مکن سرباز	مکن پور شریف
حضرت جمال الدین جانِ من جنتی	ہیلسہ شریف
حضرت شیخ ابو النصر مداری	ایران
حضرت محمد یوسف اوتاد مداری	بخارا
حضرت زاہد بختانی مداری	روم
حضرت سید محمد طاہر مداری	عرب

حضرت شاہ عبد العزیز شیری	مالوہ
حضرت شیخ عبد القادر ضمیری	شری لنکا
حضرت اسماعیل خلجی ابن ابوداؤد	سیستان
حضرت عبد الواجد مداری	نجف اشرف
حضرت محمود ابن غیاث الدین	برہما
حضرت محمد باسط پارسا مداری	مکہ شریف
حضرت محمد فاروق خاکسار قندھاری	چین
حضرت شاہ فضل اللہ مداری	ستارہ
حضرت شیخ نصیر الدین مداری	کوہ ہمالیہ
حضرت قیام الدین جلال آبادی	چین
حضرت محمد ظفر الدین	ملک شام
حضرت سید احمد بادیہ پا	اعظم گڑھ
حضرت میر شمس الدین حسن عرب	گوجے پور متصل مکن پور شریف
حضرت میر رکن الدین حسن عرب	گوجے پور متصل مکن پور شریف
حضرت اجمل	بہرائچ
حضرت قاضی محمود کنتوری علیہ الرحمہ	کنتور شریف
حضرت قاضی مطہر قلہ شیر	ماور شریف
حضرت شاہ جلال الدین دانا	بریلوی

حضرت شاہ جهنده	بدایوں شریف
حضرت شاہ منہاج	بدایوں
حضرت شاہ فولاد علیہ الرحمہ	روس
حضرت شیخ آدم علیہ الرحمہ	بنگلہ دیش
حضرت قاضی شہاب الدین	دولت آباد
حضرت شاہ علی راوتی	متھرا
حضرت شاہ بھولا پیر	لاہور
حضرت شیخ فرید صاحب علیہ الرحمہ	
شاہ بڈھن	سنڈیلہ
حضرت سلطان ابراہیم شرقی	جونپور
حضرت قاضی لہری علیہ الرحمہ	مکن پوری شریف
حضرت احمد ابن مسروق	خراسان
حضرت شاہ بھیکا	قنوج
حضرت محمد سلطان علیہ الرحمہ	
حضرت شیخ حبیب اللہ	قنوج
حضرت شاہ برق دیوانہ	بریلی شریف
حضرت شیخ صدر جہاں علیہ الرحمہ	جونپور
حضرت قاضی سید صدر الدین علیہ الرحمہ	کالپی

حضرت قاضی طٰہٰ علیہ الرحمہ	
حضرت محمد غزنوی	
حضرت شیخ سلطان شہباز علیہ الرحمہ	ضلع بارہ بنکی
حضرت قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش بڑا گاؤں	
حضرت علی شیر ماوراالنہری علیہ الرحمہ	مکن پور شریف
حضرت شیخ قاضی احمد علیہ الرحمہ	
حضرت عادل شاہ علیہ الرحمہ	
حضرت شیخ محمد لاہوری علیہ الرحمہ	
حضرت شیخ الیاس علیہ الرحمہ	
حضرت حاجی محمد سلیمان علیہ الرحمہ	
حضرت شاہ محمد ممدوح علیہ الرحمہ	
حضرت حسام الدین سلامتی	جونپور
حضرت محمد یٰسین علیہ الرحمہ	ردگاؤں۔مکن پور
حضرت شمس ثانی علیہ الرحمہ	
حضرت راجے دہلوی علیہ الرحمہ	
حضرت امیر الملک علیہ الرحمہ	
حضرت عماد الملک	
حضرت میاں لعل دیوانہ علیہ الرحمہ	

حضرت شاہ فضل اللہ مداری علیہ الرحمہ

حضرت شیخ بقاء اللہ ایران

حضرت مظفر علیہ الرحمہ کلکتہ

حضرت فخر الدین علیہ الرحمہ افغانستان

حضرت نور الدین علیہ الرحمہ کالپی

حضرت نرگس بدایونی

حضرت فخر الدین جمشید پور

حضرت شاہ خلیق اللہ جبل پور

حضرت شاہ نعمت اللہ جبل پور

حضرت سید جعفر علیہ الرحمہ جونپور

حضرت عزیز اللہ جونپوری

حضرت شاہ چاند بھٹنڈا

حضرت قربان علی شاہ بھٹنڈا وغیرہم فضائل اہل بیت اطہار عرفان قطب المدار

★★★

اسماءِ مبارکہ حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدارؒ

بدیعٌ	کریمٌ	نورٌ	عینٌ	زینٌ	قوامٌ
رُوحٌ	سَیُفٌ	اِسُمٌ	رحیمٌ	مجیدٌ	حِسَامٌ
سَالِکٌ	وَلِیٌّ	حاصِلٌ	رَفیعٌ	ارتفاعٌ	خَیرٌ
نِدَاءٌ	شَاغِلٌ	عَالِمٌ	عَامِلٌ	حَمِیدٌ	عِمَادٌ
مِالِکٌ	مُحِیٌ	سَلامٌ	مسلمٌ	سَعِیدٌ	فَاتِحٌ
مُفَتّحٌ	مَرُقُومٌ	مُرُشِدٌ	صَالِحٌ	توفیقٌ	زُبُدَةٌ
تَشریفٌ	غَیاثٌ	وَاحِدٌ	ظَاهرٌ	مَظُهَرٌ	طَاهرٌ
مَطَهُرٌ	نَذِیرٌ	مَنِیرٌ	عَادِلٌ	مُتَعَالٌ	اِشَارَةٌ
حکیمٌ	خَادِمٌ	نِجُمٌ	سِرَاجٌ	بُرُهَانٌ	شمسٌ
نَافِعٌ	صَادِقٌ	صِدِّیُقٌ	مُصَدِّقٌ	هَادٍ	مُبُتَدٍ
مَقَامٌ	ضِیَاءٌ	سُلُطَانٌ	تقَوَّمٌ	فَضُلٌ	مَدَارٌ
صَدُرٌ	فَاتِحٌ	حَافِظٌ	شَاغِلٌ	اِمَامٌ	نَاصِرٌ
قِدُوَةٌ	نُصُرَةٌ	نظامٌ	دَوَاءٌ	شِفَاءٌ	بَقَاءٌ
کمالٌ	جَمَالٌ	جَلاَلٌ	حُجَّةٌ	شهَابٌ	شَاهدٌ
ثابتٌ	اَحُیَاءٌ	سَعُدٌ	بَهَاءٌ	رکنٌ	مُعِیُنٌ
لطیفٌ	رفیقٌ	شفیقٌ	کبیرٌ	مجمعٌ	فتحٌ
صفتٌ		قدیرٌ		مُهَیُمِنٌ	

حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار کی دعا سے دریائے ایسن جاری ہوا

حضرت سید بدیع الدین شیخ احمد زندہ شاہ مدار جب مکن پور آئے تو اس وقت یہ مکن پور نہ تھا بلکہ ایک غیر آباد جنگل تھا اور اس میں وہ تالاب تھا جس سے یا عزیز یا عزیز کی آوازیں آتی تھیں اور جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعالم روحانی نشاندہی فرمائی تھی غرض آپ کی تشریف آوری سے وہ تالاب خشک ہوگیا حجرۂ مبارک اسی تالاب میں تعمیر کیا گیا تھا۔ آپ کے مریدین، معتقدین، خلفاء اور خدام کو پانی کی ضرورت ہوئی تو سرکار کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ حضور اس جنگل میں آس پاس کہیں پانی نہیں ہے جس سے ہم لوگوں کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سرکار مدار پاک نے انہیں میں سے اپنے ایک مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد یٰسین کو اپنی چھڑی عنایت فرمائی اور حکم دیا کہ زمین پر اس چھڑی سے خط (لکیر) کھینچ دو حضرت شیخ یٰسین نے کچھ دوری پر جا کر مشرق سے مغرب کی طرف ایک خط کھینچا تو اس سے دودھ نکل آیا۔ دودھ لیکر جب وہ لوگ حاضر خدمت ہوئے تو سرکار نے ارشاد فرمایا تم نے غلط کیا اس دودھ کو اسی جگہ واپس کر دو ورنہ یہاں خون کی ندیاں بہیں گی غرض ان لوگوں نے وہ دودھ اسی جگہ واپس کیا اور حکم کے مطابق

مغرب سے مشرق کی طرف لکیر کھینچی تو پانی کا چشمہ جاری ہوگیا جو بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی جاری ہے اور ابتداء دریائے یٰسین کے نام سے مشہور ہوا بعد میں نام بگڑ کر دریائے ایسن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لوگ اس دریا سے سیراب ہوتے ہیں اور بیمار اس میں غسل کر کے صحت یاب ہوتے ہیں اور جو زائرین آپ کے عرس میں حاضر ہوتے ہیں تو بطور تبرک اس دریا کا پانی اپنے اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔

(بحوالہ تاریخ سلاطین شرقی (۱۴۳۳))

سرکار سیدنا قطب المدار اور تبلیغِ اسلام

حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ ظاہری اور باطنی علوم میں کمال حاصل کرنے اور سلوک و معرفت کی ساری منزلیں طے کرنے کے بعد پرچم توحید، کو دنیا میں لہرانے کی غرض سے عرب، عجم، بصرہ، فارس، یورپ، برطانیہ، روم، یونان، مصر، سوڈان، مراکش، ایران، بغداد، چین، ترکستان، کولمبو، افغانستان وغیرہ ممالک کو ہندوستان سے جاتے رہے۔ آپ نے اپنی عمر مبارک میں سات حج کئے اور آپ کا تبلیغ اسلام کا دورہ اتنا وسیع رہا کہ ہر مقام پر اسلام کے پرچم کو نصب کرتے چلے گئے اور کروڑوں کو داخل اسلام کر لیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر آپ ہندوستان تشریف لائے حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم کی خاص دعا اور توجہ کے باعث اللہ کے فضل وکرم سے آپ جس جگہ جس مقام پر جاتے تو آپ ایسا فصیح و بلیغ بیان فرماتے کہ حاضرین ہزاروں کی تعداد میں داخلِ اسلام ہوتے تھے اور سلسلۂ مداریہ میں بیعت ہوتے تھے۔

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار جہاں جہاں تشریف لے جاتے پرچم اسلام نصب کر کے اپنے خلفاء کو ان علاقوں پر معمور کرتے جاتے تھے ہر طرف آپ نے اپنے خلفاء کو پھیلا دیا تھا۔ جو پابند شریعت، اہل معرفت، واقفِ رموز حقیقت تھے جنہوں نے اپنے پیرومرشد شیخ کامل کے مشن پر تادم آخر گامزن رہ کر تبلیغ دین اسلام کو لوگوں تک پہنچایا۔ اور اسی روش پر آپ کے خلفاء گامزن رہے انہیں خلفاء باوقار میں سرزمین بہرائچ پر ایک مشہور ولی و شہید حضرت سلطان الشہداء سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ والرضوان کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔ ارباب تاریخ لکھتے ہیں:۔ کہ جب محمود غزنوی کی فوج نے اجمیر پر حملہ کیا تھا اس وقت اجمیر میں مدار پاک تشریف فرما تھے۔ وہیں حضرت سید سالار ساہو غازی کو آپ نے حضرت سالار مسعود غازی کی پیدائش کی بشارت دی تھی۔ اور جب وہ ۶ ماہ کے ہوئے تو مدار پاک کی خدمت میں پیش کئے گئے مدار پارک نے انہیں اپنے حلقۂ ارادت میں قبول فرما کر ترقی درجات کی دعا سے نوازا۔

شانِ زندہ شاہ مدار

حضرت سیدنا قطب المدار کا آخری خطاب وقت وصال

سرکار سیدنا قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے اپنے ڈیڑھ لاکھ مریدین وخلفاء کی موجودگی میں خطاب نایاب فرمایا جو آپ کا آخری خطاب ہوا۔

سرکار سیدنا قطب المدار نے اللہ رب کائنات کی تعریف وتوصیف کے بعد سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وعظ فرما کر نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتے رہو تقویٰ پرہیز گاری کبھی نہ چھوڑنا اللہ کی عبادت ہمیشہ کرتے رہنا غرباء، مساکین کی مدد کرنا تمام برائیوں سے اپنے کو دور رکھنا وغیرہ۔ اللہ رب العزت تم سب کو دنیا وآخرت کی دولت سے سرفراز فرمائے گا پھر سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ آج میں نے خواجہ ابو محمد ارغون، خواجہ ابوتراب فنصور اور خواجہ ابوالحسن طیفور کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے ان کا ادب واحترام ہمیشہ کرتے رہنا اور اپنی تکالیف ان سے بیان کرنا انشاء اللہ تمہاری ساری تمنائیں ان کی دعا سے پوری ہوں گی اب میں صرف چند دن تمہارے درمیان رہونگا مجھے اپنے معبود برحق کی طرف لوٹنا ہے۔

اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ بتاریخ ۱۷ جمادی الاوّل جمعرات کی شب بوقت تہجد میرا وصال ہوگا یہ سن کر حاضرین بے تحاشہ رونے لگے

سرکار مدار پاک نے سب کو تسلی دی اور آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور ظاہری آنکھ سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو یہ آہ وفغاں کیسی صبر کرو اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے مجھے ایک عرصے تک آپ کے ساتھ رکھا۔ ۱۶ جمادی الاوّل ۸۳۸ھ کی صبح آپ نے اپنے خادم خاص سے فرمایا کہ آج چند نئے گھڑے لاکر دریائے ایسن کے پانی سے بھر کر میرے کمرے میں رکھ دینا۔ آگے ارشاد فرمایا کہ میرے غسل اور باقی تیاری کی ذمہ داری پہلے ہی مردانِ غیب کو دی جا چکی ہے اور میری نماز جنازہ میرے خلیفہ حسام الدین پڑھائیں گے۔

جمعرات کی شب آپ نے تمام لوگوں کو خدا حافظ کہہ کر کمرے کا دروازہ بند کرلیا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ بعد وقت تہجد ذکر کی آواز آنا بند ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. صبح مولانا حسام الدین جب مکن پور تشریف لائے تو آپ نے رات میں جو خواب دیکھا وہی منظر اب سامنے تھا یعنی سرکار مدار پاک نہلائے اور کفنائے موجود تھے آپ کے حکم کے مطابق آپ کی نماز جنازہ مولانا حسام الدین سلامتی نے پڑھائی بوقت وصال آپ کی عمر شریف ۵۹۶ برس کی تھی۔

★★★

مستقل قیام گاہ مکن پور شریف

شہنشاہ اولیاء کبار حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۸۲ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور ہند کے بیشتر علاقوں کا دورہ فرمایا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق آپ نے ہندوستان میں تبلیغ اسلام فرما کر اسلام کو سربلندی عطا کی۔

۸۱۸ھ میں حضرت سیدنا قطب المدار اپنے جاں نثاروں، مریدوں، خلفاء باوقار اور معتقدین کا ایک لشکر لیکر مکن پور شریف تشریف لائے یہ علاقہ شہر قنوج کے جنوب میں واقع ہے۔ اس وقت یہ غیر آباد جنگل تھا۔ ڈاکوؤں، لٹیروں کی کمین گاہ بنا ہوا تھا آپ یہاں تشریف لائے تو وہ ڈاکو جن کا سردار مکھنا دیو تھا آپ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر مشرف باسلام ہو گیا۔ پہلے آپ نے اس سرزمین کا نام خیر آباد رکھا تھا جو تاریخی نام ہے ۸۱۸ھ پھر آپ نے اس سرزمین کا نام مکن پور اس لئے معروف کرایا کہ مکھنا دیو جو اپنی قدیمی روش کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہوا تھا حضرت قطب المدار نے اس شخص کے غرور وسرکشی کو توڑنے کیلئے اس کو سر کے بل کھڑے ہو کر ریاضت کرنا بتلایا تھا ایک دن اسی ریاضت میں تھے کہ پیرومرشد نے انہیں مکن سرباز کہہ کر مخاطب فرمایا جب سے مکھنا دیو مکن سرباز ہو گئے اور بستی کا نام مکن پور مشہور ہوا۔

منقبت شریف

بابائے قوم وملت سید ولی شکوہ علیہ الرحمہ

تیرا اختیار ومنصب کوئی جانتا نہیں ہے
تو مدار ہر دو عالم تیرے ہاتھ کیا نہیں ہے
تیرا عمر بھر کا روزہ یہ بتارہاہے ہم کو
تیرے مثل اولیاء میں کوئی دوسرا نہیں ہے
تو نوازشوں کی بارش توعطاؤں کا سمندر
جسے جوبھی چاہے دیدے تیرے پاس کیانہیں ہے
جسے ناخدائی حاصل ہو تیری مدار اعظم
وہ سفینہ بحر غم میں کبھی ڈوبتا نہیں ہے
میں کبھی بھی کچھ نہ کہتا میں الجھ گیا ہوں آقا
بجز آپ کی توجہ کوئی راستہ نہیں ہے
تیرے در پہ ہم ہیں حاضر یہ یقین لے کے آقا
تیرے در سے کوئی خالی کبھی لوٹتا نہیں ہے
ہے ازل سے میرا حصہ ولی ان کی بخششوں میں
سوا ان کے میرا اپنا کوئی دوسرا نہیں ہے

سلام

الحاج سید ظہیر المنعم بن میاں علیہ الرحمہ

آپ کے نام پہ قربان میری عزت وجاں
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں
آپ کی ذات پہ اے شاہِ حلب قطب مدار
بخشا خالق نے ہے تنظیم دو عالم کو قرار
مہرِ روشن کی طرح آپ کا ہے نام عیاں
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدار دو جہاں
ہند میں دینِ حنیفہ کی اشاعت کیلئے
آپ آئے تھے زمانے کی ہدایت کیلئے
آپ ہی ہیں قدم پاک محمد کے نشاں
ہو سلام آپ پہ اے قطب مدارِ دو جہاں
آپ نے تربیتِ روحِ علی پائی ہے
آپ میں مہدی موعود کی بو آئی ہے
اے جگر گوشہ نبی آپ ہیں نور یزداں

ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

چاہے طوفانوں بلا چاروں طرف سے گھیرے
تنگ ہو جائے زمیں اور فلک ٹوٹ پڑے
آپ کے ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں مجھ پہ گراں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

آپ کے روضۂ اقدس کے ہوا جب بھی قریب
مطمئن قلب ہوا جاگ اٹھا میرا نصیب
فکر کا فور ہوئی اڑ گیا غم بن کے دھواں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

تربتِ عالی سے روضہ سے کلس سے ہر دم
چھنتا ہے بادۂ عرفانِ رسولِ اکرم
آپ کا فیضِ کرم صورتِ دریائے رواں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

از پئے حضرتِ سردار رُسل بہر علی
آخری بس دلِ نیّر کی تمنا ہے یہی
نزع کے وقت الٰہی ہو یہی وردِ زباں
ہو سلام آپ پہ اے قطبِ مدارِ دو جہاں

سلام

بحضور سیدنا قطب المدارؓ

علامہ سید قمر عادل سوز علیہ الرحمہ

رہبر عارفاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

محفل اولیاء میں ہو تم تاجور
کوئی تم سا جہاں میں نہ آیا نظر
سرورِ سروراں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو قطبِ جہاں تم ہو زندہ ولی
جدِّ اعلیٰ تمہارے حیاۃ النبی
زندۂ جاوداں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

دلکشی تم سے باغِ رسالت میں ہے
نور ونکہت ریاضِ ولایت میں ہے
جانِ ہر گلستاں تم پہ لاکھوں سلام

اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
کی حمایت غریبوں کی تم نے صدا
ہم تمہیں سے لگائے ہیں بس آسرا
مونسِ بیکساں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
تم زمانے کے آقا ہو زندہ ولی
راست ہے قلب احمد سے وابستگی
راز کے رازداں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
فیض پاتا ہے تم سے ہراک سلسلہ
تم ہو محسن تو پھر کیوں نہ بھیجیں بھلا
اولیاء زماں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام
صدرِ بزمِ ولا نورِ خیر البشر
سوزِ بیکس پہ بھی ہو کرم کی نظر
اے شہ انس وجاں تم پہ لاکھوں سلام
اے مدارِ جہاں تم پہ لاکھوں سلام

منقبت شریف

حضرت علامہ سید معزز حسین ادیب رح

وہ رحمت عالم یہ مدارِ دو جہاں ہے
سورج تو مدینے میں ہے اور دھوپ یہاں ہے
جس کی ہیں ہراک گوشۂ خلقت میں شعائیں
وہ مہرِ ولایت اسی تربت میں نہاں ہے
ہر لب پہ ترا ذکر ہے ہر دل میں ترا نام
اے زندۂ جاوید تیری یاد جواں ہے
ہے شام وسحر بارشِ انوار کا منظر
روضہ پہ ترے گنبدِ خضریٰ کا گماں ہے
تو زینت محفل ہے علیؑ بانیٔ محفل
تو ساقیٔ میخانہ ہے وہ پیر مغاں ہے
اے رہبر کامل ترا ہر نقشِ کفِ پا
اربابِ نظر کے لئے منزل کا نشاں ہے
جو بھی ہے ترے سلسلۂ عالی کا منکر
ایسوں کا ٹھکانہ نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے
واللہ ادیب ان کی ہی نسبت ہے کہ جس سے
منزل کی طرف قافلۂ عشق رواں ہے

کشجرة طيبة اصلها ثابتٌ وفرعها فى السماء

شجرہ عالیہ طبقاتیہ طیفوریہ مداریہ

ہرکہ را باشد تمنا دیدن پروردگار
ہر زباں با صدق خواند شجرۂ قطب المدار

رحم کر اے دستگیر بے کساں
بہر سردار دو عالم نور جاں
سن لے دل کی اے خدا بہر علی
مجھ پہ کر راز طریقت منجلی
فقر کی سب منزلیں ہوجائیں طے
واسطہ یارب حسن بصری کا ہے
یا خدا بہر حبیب عجمی ولی
مجھ کو دولت کر عطا اخلاص کی
بہر حضرت بایزید پاک باز
کھول دے الفت کے مجھ پہ اپنے راز
بہر حضرت سیدی قطب المدار
دین و دنیا میں مجھی پر ہو مدار
بو محمد کے لئے اے کبریا
کر در پاک محمدؐ کا گدا
صدقہ حضرت خواجۂ محمود کا
حمد میں اپنے مجھے رکھ اے خدا

یا الٰہی شاہ پیارے کے لئے
اپنی چاہت اور اپنا عشق دے
بہر خواجہ شاہ شاہن ربنا
انتہائے فقر کر مجھ کو عطا
شاہ ہمن کے لئے اے ذوالکرام
دور کر دل سے مرے رنج و مدام
اس شہ محمود ثانی کے طفیل
ہو نہ یا رب سوئے دنیا دل کو میل
صدقے میں حضرت شہہ معروف کے
کر منور نور عرفاں سے مجھے
بہر شاہ مولوی عبدالجلیل
دے بزرگی کر نہ عالم میں ذلیل
صدقہ خواجہ شاہ فضل اللہ کا
راستہ بتلادے اپنی راہ کا
ثانی خواجہ شاہ پیارے کے لئے
یا خدا حبّ محمدؐ دے مجھے
بہر ثانی مولوی عبدالجلیل
تو ہی ہو ہر حال میں میرا کفیل

بہر خواجہ مولوی نجم دیںؔ
کر دے اپنی مہر سے روشن جبیں
گرمی محشر سے بچانا یا الہٰ
شاہ شمس الدین حسن کا واسطہ
مولوی کلب علی کا واسطہ
اپنا شیدائی بنا دے اے خدا
واسطہ تجھ کو ظہیر الحق کا ہے
دین میں مجھے راحت ملے
از تصدق سید ظہیر المنعم اے خدا
نور عرفاں سے ہو روشن دل میرا
سید آفتاب عادل میاں کا واسطہ
اپنے ملنے کا دکھا دے راستہ
سایہ مرشد میرے سرپر رہے
یا الٰہی تو کرم گستر رہے
پیر بھائی کو تو میرے سب شاد رکھ
یا الٰہی ان کو تو آباد رکھ

★★★

شجرۂ جدّیہ فنصوریہ جعفریہ مداریہ

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
رحمت عالم محمدؐ مصطفٰے کے واسطے
از برائے آل اصحاب رسول مشرقین
بہر زہراو علی بہر حسن و حسین
مجھ کو توفیق عبادت بخش دے اے کبریا
حضرت سجاد کے قلب صفا کا واسطہ
سن میری فریاد مولا شاہ باقر کیلئے
حضرت جعفر کا صدقہ مجھ کو صدق حسن دے
شاہ اسمٰعیل کے صدقے میں اپنے فضل سے
مجھکو ذوق بندگی اور لذتِ ایثار دے
واسطہ ہے سید احمد کا ائے مالک مرے
مست کردے شہ ظہرالدین کی الفت میں مجھے
شہ بہاالدین کا حسن ریاضت کر عطا
دیتا ہوں یا رب علی حلبی کا تجھکو واسطہ
حضرت محمود الدین یعنی اخی شہ مدار
انکے صدقہ میں مجھے کر اپنے بندوں میں شمار
واسطہ ہے سیدابراہیم و عبداللہ کا
خواجۂ فنصور کے صدقہ میں کر دل کی جلا
شاہ ابراہیم اور عادل محمد کیلئے

شاہمن کیلئے میرے گناہ سب بخش دے
خواجۂ قصور کے صدقہ میں مجھکو اے خدا
شہ فریدالدین علاؤ الدین کا تجھکو واسطہ
حضرت یوسف کا صدقہ شہ محمد کیلئے
حضرت معروف کا حسن عبادت بخش دے
شہ نصیر الدین نورالدین کا صدقہ کبریا
کر مدار بخش اور معروف ثانی کا گدا
بخش دے میری خطائیں صدقہ میں دلشاد حسین
اور نصیرالدین کے صدقہ میں دے آرام و چین
قمرالدین کے واسطہ سے اے خدا
دے اختر عادل کو عشق مصطفیٰ
اور آفتاب عادل کے دل کو دے قرار
فضل ہواس پر خدا یا بے شمار
دین ودنیا کے برآئیں میرے کام
بے تر در جملہ یا رب الانام

MADAARI MEDIA
دم مدار بیڑا پار
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari